ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادارِ ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY
Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Saturday 24 October 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 24 اکتوبر 2026 | شمارہ (261) | جلد (2)

تِرہُت گریجویٹ وٹیچر انتخاب آج
ڈی ایم اور ایس پی نے پولنگ اہلکاروں وافسران کو دی بریفنگ

سیتامڑھی 22 اکتوبر۔(مظفر عالم) بہار قانون ساز کونسل کے 04-ترہُت گریجویٹ و ٹیچر انتخاب 2026 کو پُرامن، غیر جانب دار اور خوف سے پاک ماحول میں منعقد کرانے کے لیے سیتامڑھی ضلع انتظامیہ نے تمام ضروری تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ ووٹنگ کے عمل کو خوش اسلوبی سے انجام دینے اور امن وقانون کی صورت حال برقرار رکھنے کے سلسلے میں جمعرات کو ڈمرا اسٹیڈیم میں ضلع مجسٹریٹ تنئے سلطانیہ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت رنجن نے تعینات پریزائیڈنگ افسران، پولنگ افسران، مائیکرو آبزرورز، پولیس افسران اور ووٹنگ کے طریقۂ کار، الیکشن کمیشن کی ہدایت، افسران واہلکاروں کی ذمہ داریوں اور سیکیورٹی انتظامات کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ افسران کو واضح ہدایت دی گئی کہ انتخابی کام میں کسی بھی سطح پر لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ تنئے سلطانیہ نے تمام پریزائیڈنگ افسران اور پولنگ اہلکاروں کو الیکشن کمیشن کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ووٹنگ کے ہر مرحلے میں چوکسی، غیر جانب داری اور شفافیت برقرار رکھنا ضروری ہے۔ تمام اہلکار اپنی ذمہ داریوں اور مقررہ طریقۂ کار سے پوری طرح واقف رہیں اور ضابطوں کے مطابق ووٹنگ کا عمل مکمل کرائیں۔ انہوں نے پولنگ مراکز پر ووٹروں کی شناخت، ووٹنگ کی رازداری اور دیگر ضروری رسمی کارروائیوں کو احتیاط کے ساتھ مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی ووٹروں کو غیر ضروری پریشانی سے بچانے اور ووٹنگ کے عمل کو آسان وہموار بنانے کے لیے اہلکاروں کو باہمی تال میل کے ساتھ کام کرنے کو کہا۔ ڈی ایم نے سیکٹر افسران اور متعلقہ حکام کو اپنے اپنے علاقوں میں سرگرم رہتے ہوئے پولنگ مراکز کے انتظامات کی مسلسل نگرانی کرنے کی ہدایت دی۔ کسی بھی قسم کی پریشانی، الجھن یا غیر معمولی صورت حال پیدا ہونے پر فوری طور پر اعلیٰ افسران کو اطلاع دینے کو کہا گیا، تاکہ بروقت ضروری کارروائی کی جا سکے۔ انہوں نے مثالی ضابطۂ اخلاق اور انتخابی قوانین پر عمل درآمد پر زور دیتے ہوئے کہا کہ انتخابی عمل کی غیر جانب داری اور ساکھ برقرار رکھنا تمام افسران اور اہلکاروں کی ذمہ داری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ امیت رنجن نے بتایا کہ ووٹنگ کو پُرامن اور غیر جانب دارانہ طریقے سے مکمل کرانے کے لیے سیکیورٹی کے خصوص انتظامات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے تعینات پولیس افسران اور مجسٹریٹس کو باہمی تال میل کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی ہدایت دی۔ ایس پی نے تمام تھانہ انچارجوں کو اپنے اپنے علاقوں میں مسلسل گشت کرنے، امن وقانون کی صورت حال پر نظر رکھنے اور مشتبہ سرگرمیوں یا انتخابی عمل کو متاثر کرنے کی کوششوں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ پولنگ مراکز کے 100 میٹر کے دائرے میں غیر ضروری بھیڑ جمع کرنے یا گروپ کی شکل میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انتخابی ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ پولیس افسران کو حساس حالات کے تئیں چوکس رہنے اور کسی بھی ناخوش گوار صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیار رہنے کی ہدایت بھی دی گئی۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے پولنگ اہلکاروں کی تعیناتی، ووٹنگ کے عمل کی انجام دہی اور سیکیورٹی انتظامات سے متعلق تمام ضروری بندوبست مکمل کر لیے گئے ہیں۔ متعلقہ افسران اور اہلکاروں کو پوری دیانت داری، غیر جانب داری اور جواب دہی کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ انتخاب کو آزادانہ، غیر جانب دارانہ، شفاف اور پُرامن ماحول میں مکمل کرانا اس کی اولین ترجیح ہے۔ اس مقصد کے لیے تمام متعلقہ افسران کو چوکس رہنے، مقررہ ہدایات پر عمل کرنے اور باہمی تال میل کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔



بھاگلپور میں دکان پر سو رہے میاں بیوی کا گولی مار کر قتل

بھاگلپور، 22 اکتوبر (یو ایس)۔ بہار کے بھاگلپور ضلع کے نوگچھیا پولیس حلقے کے اسماعیل پور تھانہ علاقے کے بانیا میں جمعرات کی علی الصبح مسلح جرائم پیشوں نے چائے کا شیشے کی دکان چلانے والے میاں بیوی کو گولی مار کر قتل کر دیا۔ مقتولین کی شناخت دکاندار رنجن اور ان کی اہلیہ کرن دیوی کے طور پر ہوئی ہے۔ دوہرے قتل کی واردات کے بعد علاقے میں خوف وہراس پھیل گیا، جبکہ مشتعل لوگوں نے پولیس انتظامیہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ملزمین کی فوری گرفتاری کا مطالبہ موصولہ اطلاعات کے مطابق رنجن اور کرن دیوی اپنی دکان میں سو رہے تھے کہ اسی دوران جرائم پیشوں نے حملہ کر دیا۔ بستر پر سوئے رنجن کو گولی مارنے کے بعد جب ان کی اہلیہ نے شوہر کو خون میں لت پت دیکھا تو وہ جان بچانے کے لیے شور مچاتے ہوئے بھاگنے لگیں۔ حالانکہ حملہ آوروں نے تعاقب کر کے انہیں پکڑ لیا اور قریب سے ان کی آنکھوں میں دو گولیاں ماردیں۔ شدید زخمی ہونے اور زیادہ خون بہنے کے باعث کرن دیوی نے بھی موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ قتل کی اطلاع ملتے ہی اسماعیل پور اور گوپال پور تھانوں کی پولیس کے ساتھ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (اے ایس پی) سیام رضا بھاری پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے موقع کا معائنہ کر کے تفتیش شروع کی اور مشتعل لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی۔ حالانکہ پولیس کی کارروائی سے ناراض لوگوں نے لاشوں کو قبضے میں لینے کی مخالفت کی اور مطالبہ کیا کہ پہلے قاتلوں کو گرفتار کیا مقامی لوگوں نے بتایا کہ مقتول رنجن کے بھائی کی اڑھائی سالہ بیٹی پاؤلی کماری گزشتہ دو دن سے پراسرار حالات میں لاپتہ ہے۔ اہل خانہ نے اس سلسلے میں تھانے سے رجوع کیا تھا، لیکن لوگوں کا الزام ہے کہ پولیس نے بچی کی تلاش کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔ مشتعل لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک ہی خاندان کی معصوم بچی دو دن سے لاپتہ ہے اور اب اسی خاندان کے دو افراد کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ علاقے میں جرائم پیشوں کے حوصلے بلند ہیں اور انہیں پولیس کا کوئی خوف نہیں رہا۔ لوگوں نے واضح کیا کہ جب تک لاپتہ بچی کی بحفاظت بازیابی اور دوہرے قتل کے ملزمین کی گرفتاری نہیں ہوتی، ان کا احتجاج جاری رہے گا۔ فی الحال اسماعیل پور اور گوپال پور کے علاقوں میں بھاری پولیس فورس تعینات ہے۔ اے ایس پی سیام نے مظاہرین کو یقین دلایا ہے کہ ملزمین کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ پولیس ڈاگ اسکواڈ اور تکنیکی ذرائع کی مدد سے تفتیش کر رہی ہے، تاکہ ملزمین کی شناخت اور قتل کے پیچھے محرک دشمنی کا پتہ لگایا جا سکے۔

بہار ایم ایل سی انتخابات: سارن میں سہ رخی مقابلہ، پٹنہ گریجویٹ نشست پر دلچسپ انتخابی کشمکش

پٹنہ، 22 اکتوبر (یو ایس)۔ بہار قانون ساز کونسل کی 8 گریجویٹ اور ٹیچر حلقوں کی نشستوں کے لیے انتخابی مہم بدھ کی شام ختم ہو گئی۔ جمعہ کو صبح 8 بجے سے ووٹنگ شروع ہوگی، جو شام 4 بجے تک جاری رہے گی۔ ووٹنگ کے لیے تمام مراکز پر بیلٹ بکس پہنچانے کا کام جمعرات کی رات تک مکمل کر لیا جائے ان انتخابات میں مجموعی طور پر 150 امیدوار میدان میں ہیں۔ ٹیچر حلقوں کے لیے 335 اور گریجویٹ حلقوں کے لیے 598 پولنگ مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ ان مراکز پر مجموعی طور پر 5,32,547 ووٹرز اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں گے، جن میں تقریباً 4.92 لاکھ گریجویٹ اور 40 ہزار ٹیچر ووٹر شامل ہیں۔ ووٹوں کی گنتی 27 اکتوبر کو ٹیچر حلقوں کی سارن، پٹنہ ترہت اور دربھنگہ نشستوں میں سارن کا مقابلہ خاص طور پر زیر بحث ہے۔ انتخابی عمل پر نظر رکھنے کے لیے متعلقہ اضلاع کے انتخابی افسران کی جانب سے 24 گھنٹے کنٹرول روم فعال رکھا جائے گا اور ٹول فری نمبر بھی دستیاب ہوگا۔ تمام پولنگ مراکز پر سیکورٹی کے انتظامات کے لیے اہلکار جمعرات کو ہی روانہ ہو جائیں سارن ٹیچر حلقے میں آر جے ڈی کے معطل رام پکار سنہا کے انتخابی میدان سے ہٹنے کے بعد جے ڈی یو کے آنند شنکر کا مقابلہ جن سوراج کے آفاق احمد اور آر جے ڈی کے بے رام یادو سے ہے۔ آفاق احمد اس وقت اسی نشست سے قانون ساز کونسل کے رکن ہیں۔ گزشتہ انتخابات میں انہوں نے آنند شنکر کو شکست دی پٹنہ ٹیچر حلقے میں آر جے ڈی کے ڈاکٹر منجیو کمار اور بی جے پی کے نول کشور یادو کے درمیان مقابلہ ہے۔ جن سوراج کی جانب سے دیو یا جیوتی اور کانگریس کے سنجے کمار بھی انتخابی میدان میں ہیں۔ ترہت ٹیچر حلقے میں بی جے پی کے ترنیدر پرساد سنگھ اور بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے سنجے کمار کے درمیان مقابلہ ہے، جبکہ جن سوراج کے شیا نندن یادو بھی اپنی دعویداری پیش کر رہے ہیں دربھنگہ ٹیچر حلقے میں کانگریس، بی جے ڈی یو اور آر جے ڈی کے درمیان مقابلہ ہے۔ کانگریس کے ڈاکٹر مدن موہن جھا کا مقابلہ بی جے ڈی یو کے گھنشیام رائے سے ہے، جبکہ آر جے ڈی نے کمار پراوات کو امیدوار بنایا گریجویٹ حلقوں میں پٹنہ کی نشست سب سے زیادہ توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ یہاں سے جے ڈی یو کے امیدوار نیرج کمار کے مقابلے میں اپوزیشن متحدہ میدان میں ہیں، جنہوں نے ڈی یو کے رکن اسمبلی استوتی گپتا کی حمایت حاصل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ترہُت ایم ایل سی انتخاب کے پیشِ نظر سرحدوں پر 26 چیک پوسٹ قائم، ہر گاڑی کی ہوگی سخت جانچ

مظفر پور 22 اکتوبر۔ (نزہت جہاں) بہار قانون ساز کونسل کے ترہت گریجویٹ اور ٹیچر انتخابی حلقے کے دو سالہ انتخاب 2026 کو آزادانہ، منصفانہ اور پُرامن ماحول میں منعقد کرانے کے لیے ضلع انتظامیہ نے سیکیورٹی انتظامات سخت کر دیے ہیں۔ اس کے تحت مظفر پور ضلع کی تین الاضلاعی سرحدوں پر مجموعی طور پر 26 چیک پوسٹ قائم کیے گئے ہیں۔ ان چیک پوسٹوں کے ذریعے پڑوسی اضلاع سے آنے اور جانے والی گاڑیوں کی سخت جانچ کی جائے گی۔ غیر قانونی گاڑیوں کی آمد ورفت پر مکمل پابندی عائد کرتے ہوئے ضابطے کے مطابق ضبطی کی کارروائی بھی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں معاون انتخابی افسر، ضلع انتخابی افسر و ضلع مجسٹریٹ کمار گورو اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کانتیش کمار، مشرا کی ہدایت پر انتظامات کیے گئے ہیں۔ ان چیک پوسٹوں کے ذریعے ویشالی، سارن، مشرقی چمپارن، گوپال گنج، سیتامڑھی، شیوہر، سمستی پور اور دربھنگہ سمیت آٹھ پڑوسی اضلاع سے متصل راستوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ اور سینئر ایس پی نے کہا کہ انتخاب کو خوف سے پاک، شفاف اور عوامی شرکت کے سازگار ماحول میں مکمل کرانا انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔ اس مقصد کے لیے پورا انتظامی اور پولیس نظام مستعد اور پابند عہد ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق ووٹنگ کے تمام ضروری انتظامات مکمل کیے گئے ہیں۔ سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے ضلع کی بین الاضلاعی سرحدوں پر نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے نشان زد اہم چیک پوسٹ مقامات میں مظفر پور (سریسنگ پور-ویشالی روڈ)، ریوا گھاٹ پل کو شمالی سرا، پیپر پور ناور، وشون پور اسٹ، فتح آباد گھاٹ، ڈلوی، بانی، بھنڈی، امی ڈھالا، این ایچ-28 پر برجی مہول نرسری، اجگاکوٹ پل، کنوہا پل، مروا آباپل، ڈیبولی بیچ پی چوک، بلوا چیک پوسٹ، این ایچ-27 پر ٹھیکا پاہی اور رمولی، نیز گھنشیامی پل سمیت مجموعی طور پر 26 مقامات شامل ہیں۔ تمام چیک پوسٹوں پر متعلقہ بلاک ڈیولپمنٹ افسران کی نگرانی میں ڈراپ گیٹ اور بیریئر نصب کیے جائیں گے۔ سیکورٹی انتظامات کو مؤثر بنانے کے لیے پولیس افسران اور مسلح فورسز کو بھی تعینات کیا گیا مقررہ پروگرام کے مطابق 22 اکتوبر 2026 کو صبح 6 بجے سے ووٹنگ ختم ہونے تک ان چیک پوسٹوں سے گزرنے والی ہر گاڑی کی بار بار چیکنگ سے جانچ کی جائے گی۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ غیر قانونی گاڑیوں کی آمد ورفت روکنے کے ساتھ ضابطے کے مطابق ضبطی کی کارروائی بھی کی جائے سرحدوں پر مؤثر ناکہ بندی اور نگرانی کو یقینی بنانے کی ذمہ داری متعلقہ بلاک ڈیولپمنٹ افسران اور تھانہ انچارجوں کو مشترکہ طور پر سونپی گئی ہے۔ دیوی مشرقی اور مغربی سب ڈویژن کے سب ڈویژنل مجسٹریٹوں اور تمام سب ڈویژنل پولیس افسران کو اپنے اپنے علاقوں میں چیک پوسٹوں کا موقع پر معائنہ کر کے انتظامات کی موثریت یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ ترہت گریجویٹ اور ٹیچر انتخابی حلقے کے لیے آج، 23 اکتوبر کو صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک ووٹنگ مقرر ہے۔ پُرامن اور منصفانہ ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے ضلع انتظامیہ نے سیکیورٹی اور نگرانی کے انتظامات مزید سخت کر دیے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی علمی عبقری شخصیت تھے: مفتی محمد انصار قاسمی

سوپول 22 اکتوبر۔ (محمد ابوالحاسن) حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کی وفات عالم اسلام اور بالخصوص علمی ودینی حلقوں کے لئے عظیم سانحہ ہے، ان کی پوری زندگی علم ودین کی اشاعت، تعلیم وتربیت اور نئی نسل کو سنوارنے میں گزری، یہ باتیں جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے زیر انتظام منعقدہ تعزیتی اجلاس سے مفتی محمد انصار قاسمی نے کہا۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی تین عظیم علمی ودینی شخصیات حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی سابق مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مفتی ثمین اشرف قاسمی، قاری شبیر احمد کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں صوبہ بھر کے ممتاز علماء ووارثین نے شرکت کی، اور ان کی دینی تعلیمی ملی خدمات کو سراہا، اس موقع پر مولانا شاہ نواز بدر قاسمی نے کہا کہ ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی کی علمی وتحقیقی خدمات اور تصنیفی وتالیفی مقام بہت ہی بلند تھا، مولانا عبدالواحد رحمانی اور وحدت الاقران ڈاہا اررید نے کہا کہ وہ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے انہوں نے خود اپنا واقعہ بتایا کہ جب انہوں نے ایک مرتبہ مولانا کے عربی مضمون کا ترجمہ کر کے اخبار میں شائع کیا تو ملاقات پر انہوں نے کام کرتے رہنے کی تاکید کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ مولانا شاہد عادل قاسمی پرنسپل مدرسہ اسلامیہ یتیم خانہ ارریہ نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی بڑے خطیب، کامیاب مدرس، بافیض استاذ، اردو اور عربی کے زبردست انشاپرداز اور مایہ منتظم تھے، مفتی جاوید اختر مظاہری نے کہا کہ مولانا سعید الرحمان اعظمی ایک عالمی شخصیت تھے، وہ محدثانہ گفتگو کرتے تھے، امت مسلمہ کو ہمیشہ حوصلہ سے چلنے پر زور دیتے، وہ کہتے کہ احساس کمتری کے شکار افراد کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے بھی پرہیز کرنی چاہیے، مفتی نہال احمد ندوی صفہ پبلک اسکول پیپرا نے کہا کہ استاذ محترم مولانا سعید الرحمن ندوی کی تین خوبیاں بہت اہم ہیں تعلق مع اللہ، وقت کی پابندی اور سادگی وقناعت۔ انہوں نے البعث الاسلامی کے پلیٹ فارم سے پوری دنیا اسلام کا پیغام پہنچایا۔ قاری ظفر اقبال ندوی نے کہا کہ حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی، مفتی ثمین اشرف قاسمی اور قاری شبیر احمد تینوں شخصیات امت مسلمہ کے لیے عظیم اور بیش بہا نعمت اور قیمتی جوہر تھے اور تینوں حضرات کے جانے سے امت یتیم ہو گئی اور اس امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کر کے چلے گئے ان کی خدمات کو تا قیامت یاد رکھا جائے گا مفتی قاسمی نے کہا کہ حضرت ڈاکٹر مفتی الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم کارنامے کو بھی یاد رکھا جائے گا اس موقع پر قرب وجوار سے آئے ہوئے علماء وداعیان کرام سے تاکیدی طور پر کہا کہ اپنے بچوں کو عالم بنائیں ساتھ ہی ان کی تربیت پر خاص توجہ دیں، اہل علم کی خدمت میں جامعۃ القاسم کی طرف فریم کی شکل میں ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی کی پچ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت در اصل تمام مسلمانوں کے لئے روشنی کا بلند اور عظیم الشان مینار ہے، جس کے ذریعہ وہ جاہلیت، ظلمت اور گمراہی کی تاریکیوں کے ماحول سے رشد وہدایت اور عزت وسرفرازی کے وسیع میدان میں پہنچ سکتے ہیں اور ایک کشادہ شاہراہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ دیا گیا موقع پر موجود مفتی فضیل انور مظاہری، حافظ اسلم پروانہ مولانا ضیاء اللہ قاسمی دین بندھی، مولانا احمد ضیاء ندوی، مولانا نسیب اشرف قاسمی، مولانا انصار الحق قاسمی، مولانا امتیاز رحمانی، مفتی محمد بلال مظاہری، مولانا دانش احمد قاسمی، مفتی محمد امتیاز قاسمی وغیرہ نے اظہار خیال کیا، قاری قیصر علی رانا قاری محمد نجم الدین اشاعتی نے منظوم کلام پیش کیا قرب وجوار کے علماء وائمہ کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی، محسنین جامعہ بطور خاص حبیب کوثر، جمال الدین وغیرہ مرحومین کے لیے دعا ہوئی، مولانا احمد سعید قاسمی کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

نشانت کمار نے مختلف مندروں اور پوجا پنڈالوں میں پوجا ارچنا کی

پٹنہ سٹی 22 اکتوبر۔ ریاست بہار کے معزز وزیر صحت نشانت کمار نے دسہرہ تہوار کے مقدس موقع پر پٹنہ سٹی کے مختلف مندروں اور پوجا پنڈالوں میں پہنچ کر پوجا ارچنا کی اور پورے صوبہ بہار کی ترقی، خوشحالی، امن وامان اور عوام کی صحت وسلامتی کے لیے دعا مانگی، وزیر موصوف نے اپنے مذہبی دورے کا آغاز سب سے پہلے پٹنہ سٹی کی مشہور اور تاریخی بڑی پٹن دیوی مندر میں پوجا ارچنا سے کیا، وہاں انہوں نے پورے عقیدت واحترام کے ساتھ ماں کے دربار میں حاضری دی، اس کے بعد انہوں نے چھوٹی پٹن دیوی مندر میں پہنچ کر پوجا ارچنا کی، اس موقع پر ان کے ہمراہ جنتا دل یو کے سینئر رہنما اعجاز احمد اروڑہ اور روپی اروڑہ موجود تھیں، اس کے علاوہ وزیر صحت نے معروف گنج بڑی دیوی جی اور دلہا کے پوجا پنڈالوں میں بھی پہنچ کر پوجا ارچنا کی اس موقع پر ان کے ساتھ منوج کمار گپتا سمیت کئی معزز افراد اور پارٹی کارکنان شامل تھے، مندروں میں موجود عقیدت مندوں نے وزیر صحت کا پرتپاک استقبال کیا، وزیر موصوف نے کہا کہ حکومت بہار عوام کی خدمت اور ریاست کی ترقی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔

4.89 کروڑ روپے کے کاروباری تنازعے میں کشن گنج کے راہل اگروال گرفتار

کشن گنج، 22 اکتوبر (یو ایس)۔ بہار کے کشن گنج میں ہنومان مل کیمپس سے وابستہ راہل اگروال کو پورنیہ پولیس نے 4.89 کروڑ روپے کے مبینہ کاروباری تنازعے میں گرفتار کیا ہے۔ ان پر بقایا رقم ادا نہ کرنے اور رقم کا مطالبہ کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکی دینے کا الزام ہے۔ اس معاملے میں پورنیہ کے گلاب باغ کے رہنے والے کاروباری شوبھت کمار اگروال نے صدر تھانے میں راہل اگروال، ان کی اہلیہ پریا اگروال اور چچا سندیپ اگروال کے خلاف شکایت درج کرائی شکایت کنندہ کے مطابق ان کی فرم بالاجی مشینری پان مصالحہ، جنتی گندھ اور تمباکو زردہ کی تقسیم کار ہے۔ الزام ہے کہ 8 جون 2026 کو راہل اگروال، پریا اگروال اور سندیپ اگروال نے گلاب باغ واقع دفتر میں آر ایم ویز ہاؤس کے لیے ان مصنوعات کی خریداری کے سلسلے میں بات چیت کی تھی۔ اس کے بعد 9 اور 10 جون کو حفاظتہ ویز ہاؤس میں سامان کی سپلائی کی شوبھت کمار اگروال کا الزام ہے کہ سامان کی فراہمی کے بعد جب بقایا رقم کا مطالبہ کیا گیا تو انہیں بار بار ٹال مٹول کی یقین دہانی کرائی گئی لیکن رقم نہیں دی گئی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ کئی مرتبہ کشن گنج جا کر رقم وصول کرنے کی کوشش کر چکے ہیں، تاہم ہر بار انہیں وعدہ کر کے واپس بھیج دیا شکایت کنندہ کے مطابق بقایا رقم کی ادائیگی کے لیے دباؤ ڈالنے پر راہل اگروال نے مبینہ طور پر جان سے مارنے کی دھمکی دی اور رقم دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے شکایت میں مجموعی طور پر 4,89,18,697 روپے بقایا ہونے کا دعویٰ کیا کاروباری شوبھت کمار اگروال نے پولیس سے معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات، بقایا رقم کی وصولی کے لیے مناسب اقدامات اور شکایت میں نامزد افراد کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ فی الحال معاملہ کاروباری لین دین اور مبینہ دھمکی کے الزامات سے متعلق ہے۔ ان الزامات کی تصدیق تحقیقات اور عدالتی کارروائی کے بعد ہی ہو سکے گی۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی علمی عبقری شخصیت تھے: مفتی محمد انصار قاسمی

سوپول 22 اکتوبر۔ (محمد ابوالحاسن) حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کی وفات عالم اسلام اور بالخصوص علمی ودینی حلقوں کے لئے عظیم سانحہ ہے، ان کی پوری زندگی علم ودین کی اشاعت، تعلیم وتربیت اور نئی نسل کو سنوارنے میں گزری، یہ باتیں جامعۃ القاسم دارالعلوم الاسلامیہ کے زیر انتظام منعقدہ تعزیتی اجلاس سے مفتی محمد انصار قاسمی نے کہا۔ واضح رہے کہ ہندوستان کی تین عظیم علمی ودینی شخصیات حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی سابق مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مفتی ثمین اشرف قاسمی، قاری شبیر احمد کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، جس میں صوبہ بھر کے ممتاز علماء ووارثین نے شرکت کی، اور ان کی دینی تعلیمی ملی خدمات کو سراہا، اس موقع پر مولانا شاہ نواز بدر قاسمی نے کہا کہ ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی کی علمی وتحقیقی خدمات اور تصنیفی وتالیفی مقام بہت ہی بلند تھا، مولانا عبدالواحد رحمانی اور وحدت الاقران ڈاہا اررید نے کہا کہ وہ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے انہوں نے خود اپنا واقعہ بتایا کہ جب انہوں نے ایک مرتبہ مولانا کے عربی مضمون کا ترجمہ کر کے اخبار میں شائع کیا تو ملاقات پر انہوں نے کام کرتے رہنے کی تاکید کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ مولانا شاہد عادل قاسمی پرنسپل مدرسہ اسلامیہ یتیم خانہ ارریہ نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی بڑے خطیب، کامیاب مدرس، بافیض استاذ، اردو اور عربی کے زبردست انشاپرداز اور مایہ منتظم تھے، مفتی جاوید اختر مظاہری نے کہا کہ مولانا سعید الرحمان اعظمی ایک عالمی شخصیت تھے، وہ محدثانہ گفتگو کرتے تھے، امت مسلمہ کو ہمیشہ حوصلہ سے چلنے پر زور دیتے، وہ کہتے کہ احساس کمتری کے شکار افراد کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے بھی پرہیز کرنی چاہیے، مفتی نہال احمد ندوی صفہ پبلک اسکول پیپرا نے کہا کہ استاذ محترم مولانا سعید الرحمن ندوی کی تین خوبیاں بہت اہم ہیں تعلق مع اللہ، وقت کی پابندی اور سادگی وقناعت۔ انہوں نے البعث الاسلامی کے پلیٹ فارم سے پوری دنیا اسلام کا پیغام پہنچایا۔ قاری ظفر اقبال ندوی نے کہا کہ حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی، مفتی ثمین اشرف قاسمی اور قاری شبیر احمد تینوں شخصیات امت مسلمہ کے لیے عظیم اور بیش بہا نعمت اور قیمتی جوہر تھے اور تینوں حضرات کے جانے سے امت یتیم ہو گئی اور اس امت مسلمہ پر ایک عظیم احسان کر کے چلے گئے ان کی خدمات کو تا قیامت یاد رکھا جائے گا مفتی قاسمی نے کہا کہ حضرت ڈاکٹر مفتی الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم کارنامے کو بھی یاد رکھا جائے گا اس موقع پر قرب وجوار سے آئے ہوئے علماء وداعیان کرام سے تاکیدی طور پر کہا کہ اپنے بچوں کو عالم بنائیں ساتھ ہی ان کی تربیت پر خاص توجہ دیں، اہل علم کی خدمت میں جامعۃ القاسم کی طرف فریم کی شکل میں ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی کی پچ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت در اصل تمام مسلمانوں کے لئے روشنی کا بلند اور عظیم الشان مینار ہے، جس کے ذریعہ وہ جاہلیت، ظلمت اور گمراہی کی تاریکیوں کے ماحول سے رشد وہدایت اور عزت وسرفرازی کے وسیع میدان میں پہنچ سکتے ہیں اور ایک کشادہ شاہراہ پر گامزن ہو سکتے ہیں۔ دیا گیا موقع پر موجود مفتی فضیل انور مظاہری، حافظ اسلم پروانہ مولانا ضیاء اللہ قاسمی دین بندھی، مولانا احمد ضیاء ندوی، مولانا نسیب اشرف قاسمی، مولانا انصار الحق قاسمی، مولانا امتیاز رحمانی، مفتی محمد بلال مظاہری، مولانا دانش احمد قاسمی، مفتی محمد امتیاز قاسمی وغیرہ نے اظہار خیال کیا، قاری قیصر علی رانا قاری محمد نجم الدین اشاعتی نے منظوم کلام پیش کیا قرب وجوار کے علماء وائمہ کرام نے بڑی تعداد میں شرکت کی، محسنین جامعہ بطور خاص حبیب کوثر، جمال الدین وغیرہ مرحومین کے لیے دعا ہوئی، مولانا احمد سعید قاسمی کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بھاگلپور سلک کوڈ ڈیجیٹل شناخت، کیو آر کوڈ سے اصلی ریشم کی پہچان ہوگی آسان

بھاگلپور، 22 اکتوبر (یو ایس)۔ بہار کی مشہور "سلک سٹی بھاگلپور کے ریشم کو عالمی سطح پر نئی شناخت دلانے اور اس کی اصلیت محفوظ رکھنے کے لیے ڈیجیٹل کیو آر کوڈ متعارف کرانے کی پہل کی جا رہی ہے۔ ضلع انتظامیہ اور وزارت ٹیکسٹائل کے تعاون سے شروع ہونے والے اس اقدام کا مقصد بھاگلپوری سلک، خصوصاً تسر اور ملبری ریشم کی خالصیت اور جغرافیائی شناخت (جی آئی ٹیگ) کو تحفظ فراہم کرنا بازار میں بھاگلپوری ریشم کے نام پر نقلی اور مصنوعی کپڑے فروخت کیے جانے سے خریداروں کو دھوکہ ہوتا ہے، جبکہ مقامی بنکروں کو بھی مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ نئی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے تحت بھاگلپوری ریشم کی ہر اصل مصنوعات پر ایک منفرد کیو آر کوڈ درج ہوگا۔ خریدار اپنے اسمارٹ فون سے کوڈ اسکین کر کے ریشم کی خالصیت، اسے تیار کرنے والے بنکر کا نام، بُنائی اور تیاری کی تاریخ جیسی معلومات حاصل کر سکیں۔ پہلے مرحلے میں ضلع کے 5 ہزار سے زیادہ رجسٹرڈ بنکروں کو اس ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ آنے والے تہواروں کے موسم میں اس ٹیکنالوجی کے بازار میں پوری طرح متعارف ہونے کی امید ہے۔ اس سے ملک اور بیرون ملک کے خریداروں کو اصلی بھاگلپوری ریشم کی شناخت کرنے میں آسانی ہوگی اور مقامی بنکروں کی مصنوعات کو نئی منڈیوں تک پہنچانے کے مواقع بھی بڑھ سکتے ہیں۔

دال تڑکا میں کاک

بھارت-پولینڈ تعلقات: دوستی سے شراکت داری تک

شیخ مصطفیٰ الرحمٰن

انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے دور آتے ہیں جب بظاہر سب کچھ معمول کے مطابق ہوتا ہے، مگر اس کے باطن میں ایک اندرونی سی کشمکش برپا رہتی ہے۔ نمازیں ادا ہو رہی ہوتی ہیں، تلاوت قرآن کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، زبان ذکر الٰہی سے بھی تر رہتی ہے، لیکن دل کا سکون کہیں کھو سا جاتا ہے۔ طبیعت میں بے وجہ اضطراب، ذہن میں انتشار، تعلقات میں سرد مہری اور روزمرہ کے معمولات میں بے دلی پیدا ہونے لگتی ہے۔ انسان خود بھی نہیں سمجھ پاتا کہ آخر اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ایک خیال اس کے ذہن پر دستک دینے لگتا ہے: کہیں مجھ پر کسی نے جادو تو نہیں کر دیا؟ اور جب یہ خیال دل میں جگہ بنالے تو ایک دوسرا سوال بھی جنم لیتا ہے: اگر میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں، پھر بھی ان پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں، تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ سوال محض جادو کے وجود کا سوال نہیں؛ یہ انسانی نفسیات، مذہبی عقیدے، باطنی سکون اور حقیقت کی تلاش سے متعلق ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام غیب کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور قرآن مجید میں جادو کا ذکر بھی موجود ہے، لیکن اس حقیقت کے اعتراف اور زندگی کے ہر نامعلوم مسئلے کو جادو قرار دینے کے درمیان ایک نمایاں فرق ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدے کے ساتھ علم، روحانیت کے ساتھ بصیرت اور خوف کے ساتھ فکری توازن کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جادو کا تصور انسانی معاشروں میں صدیوں سے موجود رہا ہے۔ مختلف تہذیبوں نے ان واقعات کی تشریح اپنے اپنے اعتقادات اور علمی تصورات کے مطابق کی ہے جن کی وجوہات ان کے لیے واضح نہیں تھیں۔ آج بھی جب کسی شخص کی زندگی میں اچانک مشکلات بڑھنے لگتی ہیں، ازدواجی تعلقات میں تلخی پیدا ہوتی ہے، کاروبار میں نقصان ہوتا ہے یا ذہنی سکون رخصت ہونے لگتا ہے تو بعض اوقات اس کے ذہن میں سب سے پہلے جادو کا خیال آتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے جادو بھی ایک بے بنیاد تصور نہیں۔ قرآن مجید نے سورۂ بقرہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ترجمہ: ''اور وہ اس کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر اللہ کے اذن سے۔'' (البقرۃ: 102) یہ آیت جادو کے ذکر کے ساتھ ایک بنیادی حقیقت بھی واضح کرتی ہے کہ کسی مخلوق کو مستقل اور لامحدود اختیار حاصل نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت و حاکمیت کے تابع ہے۔ اسی آیت میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کا ذکر بھی آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی بیان میں جادو کے ممکنہ اثرات کے ضمن میں انسانی تعلقات کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال غور طلب ہے: کیا قرآن میں جادو کا ذکر موجود ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ زندگی میں پیش آنے والی ہر پریشانی کا سبب جادو ہی سمجھ لیا جائے؟ یقیناً نہیں۔ کسی حقیقت کا دینی طور پر تسلیم کیا جانا اور کسی مخصوص واقعے میں اس حقیقت کے کارفرما ہونے کا دعویٰ کرنا دو الگ باتیں ہیں۔ پہلی بات عقیدے سے متعلق ہے، جب کہ دوسری کے لیے اس واقعے کے حالات اور دستیاب شواہد کو سمجھنا ضروری ہے۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہو تو اس کے اسباب غلط فہمیاں، عدم اعتماد، معاشی دباؤ یا خاندانی مداخلت بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی شخص کا کاروبار متاثر ہو تو اس کے پیچھے اتفاقی غلطیاں، بدلتے ہوئے حالات یا مالی مشکلات بھی ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح ذہنی بے سکونی جسمانی بیماری، نیند کی کمی، مسلسل ذہنی دباؤ یا نفسیاتی مسائل کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔ ان امکانات کو نظر انداز کر کے ہر پریشانی کو جادو سے منسوب کر دینا نہ دینی بصیرت ہے اور نہ علمی دیانت۔ اصل مسئلہ جادو کے وجود پر ایمان رکھنے کا نہیں، بلکہ اس امکان کو بلا دلیل کسی مخصوص واقعے کی قطعی تشریح بنا دینے کا انسانی ذہن ایک پیچیدہ نظام ہے۔ خیالات، یادداشت، جذبات، ارادے اور فیصلے کسی ایک مقام پر الگ تھلگ پیدا نہیں ہوتے، بلکہ دماغ کے مختلف حصوں اور جسمانی و نفسیاتی عوامل کے باہمی تعامل سے انسانی تجربات تشکیل پاتے ہیں۔ جدید طبی و سائنس میں دماغ کے اگلے حصے، بالخصوص پیشانی کے پیچھے واقع پری فرنٹل کارٹیکس، کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ حصہ توجہ برقرار رکھنے، منصوبہ بندی کرنے، رد عمل کو منظم کرنے اور نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب انسان مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے، نیند پوری نہیں ہوتی یا جذباتی تھکن اس پر غالب آ جاتی ہے تو اس کی قوت فیصلہ، توجہ اور جذبات کو متوازن رکھنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں الجھنے لگتا ہے، معمول کے کام بھی دشوار محسوس ہونے لگتے ہیں اور بعض اوقات اپنے ہی احساسات اسے تھکا دیتے ہیں۔ یہ کیفیت اس کی عبادت، تعلقات اور روزمرہ زندگی پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ یہاں ایک اہم پہلو قابل غور ہے۔ جب کوئی شخص پہلے ہی ذہنی اضطراب سے گزر رہا ہو تو وہ اپنی کیفیت کی وجہ تلاش کرنے لگتا ہے۔ اگر اسے جادو کا اندیشہ لاحق ہو جائے تو وہ اپنی ہر پریشانی کو اسی نظر سے دیکھنے لگ سکتا ہے۔ یوں اصل تکلیف کے ساتھ ایک نئی بوجھ بھی شامل ہو جاتا ہے: اپنی حالت کے بارے میں مسلسل خوف اور غیر تاہم جدید سائنس کی بنیاد پر یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ جادو براہ راست پری فرنٹل کارٹیکس کو نشانہ بناتا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی معتبر سائنسی ثبوت موجود نہیں جو جادو کے اثر کو کسی مخصوص دماغی حصے یا اعصابی عمل سے ثابت کرے۔ دماغ کی تحقیق ہمیں انسانی ذہنی کیفیات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے، لیکن اسے غیر مرئی اثرات کی ایسی تشریح کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے جسے تجرباتی شواہد کی تائید حاصل نہ ہو۔ اسی طرح قرآن مجید میں پیشانی کے ذکر کو جدید اعصابی سائنس کی کسی مخصوص دریافت کے ساتھ قطعی طور پر جوڑ دینا بھی احتیاط کا متقاضی ہے۔ سورۂ علق میں ارشاد ہے: ترجمہ: ''ایسی پیشانی جو جھوٹی، خطاکار ہے۔'' (العلق: 16) ان آیات کا سیاق ایسے شخص کی سرکشی اور جواب دہی سے متعلق ہے جو اللہ کے بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ یہاں پیشانی کا ذکر ایک مؤثر قرآنی اسلوب میں آیا ہے۔ اسے اس بنیاد پر پری فرنٹل کارٹیکس کی سائنسی تشریح قرار دینا کہ دماغ کا یہ حصہ پیشانی کے پیچھے واقع ہے، ایک ایسا دعویٰ ہوگا جسے خود آیات کا سیاق ثابت نہیں کرتا۔ قرآن کی رہنمائی اپنی جگہ مسلم ہے اور سائنسی تحقیق اپنی حدود میں مفید؛ دونوں سے استفادے کے لیے ضروری ہے کہ نہ سائنس سے وہ بات منسوب کی جائے جسے اس نے ثابت نہیں کیا، اور نہ قرآنی آیات کو ان کے سیاق سے الگ کر کے غیر ثابت شدہ نظریات کی تائید میں پیش کیا جائے۔ عبادت میں دل کیوں نہیں لگتا؟ عبادت گزار انسان کے لیے ایک نہایت حساس تجربہ یہ ہے کہ وہ نماز ادا کر رہا ہو، لیکن اس کا دل منتشر رہے۔ وہ قرآن کی تلاوت کرے، مگر ذہن بار بار دوسرے خیالات کی طرف چلا جائے۔ اسے محسوس ہو کہ پہلے جو قلبی اطمینان حاصل ہوتا تھا، اب وہ کیفیت باقی نہیں رہی۔ ایسے میں وہ کبھی اپنی عبادت کے اخلاص پر شک کرنے لگتا ہے اور کبھی اس تبدیلی کو کسی غیر مرئی رکاوٹ کا نتیجہ سمجھنے لگتا حالاں کہ انسانی طبیعت میں یکسانیت نہیں ہوتی۔ غم، تھکن، پریشانی کی وجہ قرار دینا درست نہیں، البتہ اس سے یہ اخلاقی رہنمائی ضرور حاصل ہوتی ہے کہ انسان برائی کے خوف کو اپنے اوپر اس قدر غالب نہ ہونے دے کہ اس کی زندگی پر گھٹن اور اضطراب میں گرفتار ہو جائے۔ کبھی دانش مندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان صاف طور پر تسلیم کرے کہ اسے اپنی پریشانی کی اصل وجہ معلوم نہیں۔ اس کے بعد وہ دستیاب شواہد کا جائزہ لے، ممکنہ اسباب کو سمجھے اور مناسب قدم اٹھائے۔ ہر سوال کا فوری جواب نہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کے پیچھے لازماً کوئی پراسرار قوت کارفرما ہے۔ اسلام میں دعاء، ذکر، تلاوت قرآن اور شرعی رقیہ کو روحانی اہمیت حاصل ہے۔ ان اعمال کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور حفاظت طلب کرتا ہے۔ تاہم ان کا مقصد دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ انسان کو ہر وقت کسی پوشیدہ خطرے کی تلاش میں مصروف کر دینا۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ کسی شخص کا تلاوت کے دوران رونا، گھبراہٹ محسوس کرنا، جسمانی کیفیت میں تبدیلی آنا یا غیر معمولی خواب دیکھنا، بذات خود جادو کے وجود کا ثبوت نہیں۔ ایسی کیفیات کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں اور محض ان کی بنیاد پر کسی مخصوص نتیجے تک پہنچنا درست نہیں۔ اسی طرح مسلسل ادا سی، بے دلی، اضطراب، نیند کی خرابی، جذباتی بے حسی اور توجہ میں دشواری بعض نفسیاتی یا جسمانی مسائل سے بھی وابستہ ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ علامات طویل عرصے تک برقرار رہیں یا تعلیم، ملازمت، خاندانی تعلقات اور روزمرہ زندگی کو متاثر کرنے لگیں تو مستند ڈاکٹر یا ماہر نفسیات سے مشورہ کرنا مناسب ہے۔ علاج کی طرف رجوع کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرتے ہوئے طبی علاج بھی اختیار کر سکتا ہے اور روحانی رہنمائی کے ساتھ نفسیاتی معاونت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مذہبی عقیدے سے دست بردار ہو جائے۔ دینی وابستگی اور طبی شعور ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی پر جادو کرنے کا الزام محض خواب، شبہے، اندازے یا کسی عامل کے دعوے کی بنیاد پر نہیں لگانا چاہیے۔ ایسے الزامات بے گناہ افراد کی عزت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور خاندانوں میں ایسی بدگمانیاں پیدا کر سکتے ہیں جن کا ازالہ مشکل ہو جائے۔ غیب کے بارے میں بے دلیل دعوے کرنے کے بجائے احتیاط اور تحقیق کا راستہ اختیار کرنا زیادہ ذمہ دارانہ طرز عمل قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ جادو کسی کو اللہ کے اذن کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتا، انسان کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو شخص عبادت میں مشغول ہو، اس کی زندگی میں کبھی بیماری، غم، ذہنی اضطراب یا کوئی دوسری آزمائش نہیں آئے گی۔ ارشاد ہوا: ''اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔'' (آل عمران: 122) توکل کا مفہوم اسباب کو ترک کر دینا نہیں، بلکہ مناسب تدابیر اختیار کرتے ہوئے نتیجے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھنا ہے۔ انسان اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بیماری کا علاج کراتا ہے، تعلقات کی اصلاح کے لیے قدم اٹھاتا ہے اور اپنی ذہنی و جسمانی صحت کا خیال رکھتا ہے؛ اس کے ساتھ وہ یہ حقیقت بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس کا علم محدود ہے اور ہر نتیجہ اس کے مکمل اختیار میں نہیں۔ توحید کا ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان کسی مخلوق کو اپنی مستقل اور لامحدود قدرت کا مالک نہ سمجھنے لگے، جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے۔ کسی حقیقی نقصان یا علم سے انکار کیے بغیر بھی انسان اپنے خوف کو اس حد تک بڑھنے سے روک سکتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر فیصلہ کسی موہومہ دشمن کے تصور کے گرد گھومنے لگے۔ ایمان انسان کو ہر تکلیف سے محفوظ رہنے کی ضمانت نہیں دیتا؛ وہ اسے تکلیف کے دوران امید، صبر اور ذمہ داری کے ساتھ جینے کا حوصلہ دیتا ہے۔ یہی توکل کی اصل روح ہے۔ اس پوری بحث کا ایک گہرا پہلو انسانی شناخت سے متعلق ہے۔ انسان اپنے آپ کو کس بنیاد پر پہچانتا ہے؟ کیا اس کی شناخت صرف اس کی ذہنی کیفیت، جذباتی توازن اور زندگی کے حالات سے متعین ہوتی ہے، یا اس کے وجود کا کوئی ایسا اخلاقی و روحانی پہلو بھی ہے جو ان تمام تبدیلیوں سے وسیع تر ہے؟ اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کا بندہ، اخلاقی ذمہ داریوں کا حامل اور خیر و شر میں امتیاز کرنے والا وجود قرار دیتا ہے۔ سورۂ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے: یہ اعلان انسانی شناخت کی ایک بنیادی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان اپنے ذہن، جذبات اور قوت فیصلہ کے بعض پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے، لیکن جادو کے پری فرنٹل کارٹیکس پر اثر انداز ہونے یا کسی مخصوص دماغی علامت سے اس کی تشخیص کیے جانے کا دعویٰ ثابت نہیں۔ اس لیے دینی نصوص کو غیر ثابت شدہ سائنسی نظریات کے ساتھ جوڑنے کے بجائے ہر علم کو اس کے اپنے دائرے میں سمجھنا چاہیے۔ اگر عبادت کے باوجود دل بے سکون ہے تو اس کا مطلب لازماً یہ نہیں کہ عبادت بے اثر ہو گئی ہے۔ اگر ذہن منتشر ہے تو ضروری نہیں کہ اس کے پیچھے جادو ہو۔ اگر زندگی میں مشکلات ہیں تو یہ بھی لازم نہیں کہ کسی نے جان بوجھ کر انہیں پیدا کیا ہو۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی پریشانی کو سنجیدگی سے سمجھے، ممکنہ اسباب کی تحقیق کرے، ضرورت کے وقت مناسب مدد حاصل کرے اور بے دلیل الزامات سے بچے۔ اصل کامیابی یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم خطرے کو پہچان لینے کا دعویٰ کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ غیر یقینی حالات میں بھی اپنی عقل، اخلاق، عبادت اور امید کو محفوظ رکھ سکے۔ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کبھی خوف محسوس نہ کرے؛ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ خوف اس کی پوری زندگی پر حکمرانی نہ کرنے لگے۔ اور جب دل میں بے چینی ہو، ذہن سوالات سے بھرا ہو اور پریشانی کی اصل وجہ واضح نہ ہو، تب بھی انسان ایک حقیقت کی طرف رجوع کر سکتا ہے: یہ اعلان مسائل سے فرار نہیں، بلکہ ان کا سامنا کرنے کا ایک روحانی حوصلہ ہے۔ اس میں اپنی کمزوری کا اعتراف بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد بھی۔ انسان ہر سوال کا جواب نہ جانتے ہوئے بھی سچائی کی تلاش جاری رکھ سکتا ہے، علاج کی ضرورت کے باوجود ایمان پر قائم رہ سکتا ہے، اور آزمائش کے عالم میں بھی اپنی زندگی کو بدگمانی اور خوف کے حوالے کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ غیب کے اندیشوں میں گرفتار ہو کر پھیپھڑے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے ساتھ حقیقت کی تلاش جاری رکھنے میں یہی بنیادی فرق ہے۔

سجدوں میں سکون کیوں نہیں؟ ہر بے چینی جادو تو نہیں!

مسلمانوں میں قیادت کا فقدان، ہر طرف جان و مال کو نقصان!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو ایک بنیادی سوال بار بار ذہن و فکر کے دروازے پر دستک دیتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک بڑی آبادی جس کے پاس تاریخ و تہذیب کا سرمایہ ہے، دینی و اخلاقی تعلیمات کی رہنمائی موجود ہے، باصلاحیت افراد کی کمی نہیں اور اجتماعی قوت کے امکانات بھی موجود ہیں، اس کے باوجود متعدد مقامات پر بدترین تحفظ، معاشی بے چینی، تعلیمی محرومی، سیاسی بے اثری اور سماجی انتشار کا سامنا کر رہی ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے جن بنیادی مسائل پر توجہ دینا ضروری ہے، ان میں قیادت کا فقدان، باہمی انتشار، اجتماعی حکمت عملی کی کمی اور ادارہ جاتی کمزوری نمایاں ہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی، تحفظ اور استحکام کے لیے محض تعداد کافی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے بصیرت رکھنے والی قیادت، مضبوط ادارے، مشترکہ مقاصد اور حالات کے مطابق درست فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی ضروری ہوتی ہے۔ جب قیادت کمزور ہو، اجتماعی ترجیحات واضح نہ ہوں اور قوم اپنے وسائل کو منظم کرنے میں ناکام رہے تو اس کے نتائج مختلف شکلوں میں سامنے آتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے بھی یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اپنی مشکلات کا جائزہ محض جذباتی رد عمل کی بنیاد پر لینے کے بجائے سنجیدہ تجزیے اور عملی حکمت عملی کے ساتھ لیں۔ قیادت کسی قوم کے لیے محض ایک فرد، ایک عہدے یا ایک سیاسی چہرے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل فکری، اخلاقی اور تنظیمی نظام کا عنوان ہے۔ حقیقی قیادت وہ ہوتی ہے جو قوم کو درپیش مسائل کی درست نشاندہی کرے، عوام کے جذبات کو تعمیری سمت دے، مشکل حالات میں حوصلہ پیدا کرے اور مستقبل کے لیے قابل عمل منصوبہ بندی کرے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف حلقوں میں قیادت کے حوالے سے کئی سوالات موجود ہیں۔ کہیں قیادت شخصی مفادات کی اسیر دکھائی دیتی ہے، کہیں گروہی وابستگی وسیع تر اجتماعی مفاد پر غالب آ جاتی ہے، کہیں اختلافات اس قدر شدت اختیار کر جاتے ہیں کہ مشترکہ مسائل پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور کہیں عوامی مسائل کے حل کے لیے اخلاصات تو بہت ہوتے ہیں لیکن مستقل جدوجہد، مؤثر حکمت عملی اور جواب دہی کا نظام کمزور رہتا ہے۔ مختلف علاقوں میں ایسے افراد، ادارے اور تنظیمیں بھی موجود ہیں جو تعلیم، سماجی خدمت، قانونی امداد، طبی سرگرمیوں اور عوامی حقوق کے لیے کام کر رہی ہیں۔ اصل مسئلہ ان کوششوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے، ان کی افادیت بڑھانے اور انہیں وسیع تر اجتماعی حکمت عملی کا حصہ بنانے کا ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے میں شہریوں کی جان، مال، عزت اور بنیادی حقوق کا تحفظ ریاست کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے جب کسی فرد یا گروہ کو دھمکی، امتیازی سلوک یا ناانصافی کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے تو یہ صرف متاثرہ خاندان کا مسئلہ نہیں رہتا، بلکہ قانون کی بالادستی اور معاشرتی انصاف کا سوال بن جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جہاں بھی ناانصافی یا تشدد کا سامنا ہو وہاں متاثرین کی مدد، قانونی چارہ جوئی، شواہد کا تحفظ، مستند معلومات کی فراہمی اور متعلقہ اداروں سے جواب دہی کا مطالبہ اہم ہے۔ بعض مذہبی جماعتیں جاری کردہ یا لاقانونی نہیں، متاثرین کے لیے قانونی و مالی امداد، اہل خانہ کی بازآبادکاری اور مقدمات کی مسلسل پیروی بھی ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی اہم ہے کہ پروپیگنڈے کی حقیقت مستند شواہد کی بنیاد پر سامنے لائی جائے، افواہوں، غیر مصدقہ خبروں اور اشتعال انگیز بیانات سے گریز کیا جائے، کیونکہ غلط معلومات نہ صرف صورت حال کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں بلکہ بے گناہ افراد کے لیے مزید خطرات بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ متاثرین کے دکھ درد کو محض تقریروں کا موضوع نہ بنائے، بلکہ ان کے لیے عملی تعاون کا ذریعہ بنے۔ جس قیادت کے پاس عوام کے مسائل کا ریکارڈ، قانونی ماہرین کی ٹیم، امدادی وسائل اور مستقل رابطہ کاری کا نظام ہو، وہ مشکلات کے مقابلے میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جمہوری نظام میں سیاسی نمائندگی عوام کے مسائل کو ایوانوں تک پہنچانے، پالیسی سازی پر اثر انداز ہونے اور حکومتی اداروں سے جواب طلب کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ لیکن نمائندگی کی حقیقی قدر صرف انتخابی کامیابی یا کسی عہدے کے حصول سے متعین نہیں ہوتی، بلکہ اس کا معیار یہ ہے کہ نمائندہ اپنے حلقے کے عوام کے مسائل کے لیے کس حد تک کام کرتا ہے۔ پوری دنیا میں نئی نسل بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ ایک نئی کروٹ لے رہی ہے، سوچ، ترجیحات اور ردعمل کے اعتبار سے یہ پچھلی نسلوں سے نمایاں طور پر مختلف ہے، ماضی میں نوجوان اپنی پسند و ناپسند کا بڑوں کے سامنے برملا اظہار کرنے سے گریز کرتے تھے اور کیریئر یا شریک حیات کے انتخاب جیسے اہم فیصلوں میں بھی ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے مگر آج کے نوجوان اپنی زندگی کے فیصلوں میں دوسروں کی مرضی مسلط کیے جانے کو آسانی سے قبول نہیں کرتے، وہ آزاد انہ سوچ کے ساتھ انسانی کے خلاف مزاحمت کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، نظام حکمرانی کی خامیوں اور زیادتیوں کو خاموشی سے برداشت کرنے کے بجائے سوال اٹھاتے ہیں، حکومتیں اگر بہتر دھرنی اختیار کریں تو یہی نوجوان اپنی اجتماعی قوت کو منظم کر کے انہیں فیصلوں پر نظر ثانی کے لیے مجبور کرنے کی صلاحیت بھی دکھا رہے ہیں، گزشتہ برسوں میں ہمارے ملک میں ایسا ماحول پیدا کیا گیا جس میں حکومت کی ناکامیوں پر سوال اٹھانے کو ملک دشمنی سے تعبیر کیا جانے لگا، بعض طبقات کے خلاف زیادتیوں کو قوم پرستی کا لبادہ پہنایا گیا اور اختلاف کرنے والوں کو ممکنہ پیمانے پر یا گیا کہ اقتدار کو چیلنج کرنے کی قیمت بھاری ہو سکتی ہے۔ حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں اور اقلیتوں کی مذہبی آزادی پر قدغنوں کے باوجود مؤثر مزاحمت نہ ہونے سے حکمراں حلقوں میں یہ گمان پختہ ہو گیا کہ نہ انصافیوں اور بدعنوانیوں کے باوجود ان کی گرفت کمزور نہیں ہوگی مگر جنتر منتر سے شروع ہونے والے احتجاج نے کم از کم یہ بھرم ضرور توڑ دیا ہے کہ نوجوانوں کو ہمیشہ خوف اور خاموشی میں رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے میں مسلم نوجوان اور بچیوں کی صورتحال ایک اہم سوال بن کر سامنے آتی ہے، مختلف طبقات کی نئی نسل میں سیاسی اور سماجی بیداری کے آثار نمایاں ہیں مگر مسلم نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ اب بھی ملک و ملت کے اجتماعی مسائل سے لاتعلق دکھائی دیتا ہے، اس کی تمام تر ذمہ داری نوجوانوں پر ڈالنا بھی انصاف نہیں ہے، کیونکہ انہیں ایسا معاشرہ اور ایسی قیادت ورثے میں ملی ہے جس میں حقوق کی پامالی پر خاموشی، اجتماعی ذمہ داری سے گریز اور مصلحت کو حکمت کا نام دینے کا رجحان مدت سے رائج رہا ہے۔ جب بڑوں نے سیاسی شعور، دستوری حقوق اور اجتماعی ذمہ داری کا عملی سبق مثل ہی نہ کیا ہو تو نئی نسل سے اچانک غیر معمولی بصیرت اور قیادت کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ ہمارا ایک بنیادی مسئلہ یہ بھی رہا ہے کہ نوجوانوں کو بلی فیصلوں میں شریک کرنے، سوال پوچھنے کی آزادی دینے اور اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی روایت مضبوط نہیں ہو سکی، نئی نسل اور روایتی قیادت کے درمیان ایک ایسا فاصلہ پیدا ہوا جو محض عمر کا نہیں بلکہ فکر و ترجیحات کا بھی ہے، پھر بھی یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ روزگار، کیریئر اور مستقبل خطرے میں نظر آئیں تو نوجوان سڑکوں پر نکل سکتے ہیں مگر جب کسی پوری برادری کے مساوی شہری مرتبے، دستوری حقوق، مذہبی آزادی اور عزت نفس کو زک پہنچ رہی ہو تو مسلم نوجوانوں میں اضطراب کیوں دکھائی نہیں دیتا؟ تعلیم، ملازمت، نمائندگی اور مساوی مواقع بھی تو انہی کے مستقبل سے وابستہ مسائل ہیں، اس لیے ملی مسائل کو محض بزرگوں یا مذہبی و سیاسی تنظیموں کا مسئلہ سمجھ کر ان سے لاتعلق رہنا بالآخر خود نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کرے گا۔ اس خاموشی کا ایک سبب گزشتہ دو دہائیوں کا وہ تجربہ بھی ہے جس میں ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو جیلوں اور مقدمات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ ہماری ملی و سیاسی قیادتیں اکثر ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہونے کے بجائے اقتدار کی خوشنودی اور مصلحت کی راہیں تلاش کرتی رہیں، اس طرز عمل نے نوجوانوں کو یہ سبق دیا کہ بولنے کی قیمت تو ہے مگر خاموشی کی بھی کوئی ضمانت نہیں، قیادت جب خود خطرہ مول لینے سے گریز کرے تو نوجوانوں سے قربانی اور جرأت کا مطالبہ اپنی اخلاقی قوت کھو دیتا ہے، اس کے باوجود تصویر مکمل طور پر مایوس کن نہیں ہے، ناانصافی، حق تلفی اور ملی مفادات پر شخصی مفادات کو ترجیح دینے کے خلاف نئی نسل اب اپنے بڑوں کو ٹوکنے لگی ہے، خاطیوں اور خطاؤں کی نشاندہی کو بے ادبی نہیں سمجھتی اور سوال کرنے کو اپنا حق تصور کرتی ہے، سوشل میڈیا اور معلومات تک براہ راست رسائی نے اسے یہ موقع بھی فراہم کیا ہے کہ وہ روایتی قیادت کے بیانیے کو بلا چوں چرا قبول کرنے کے بجائے خود حالات کا جائزہ لے اور اپنے نتائج اخذ کرے۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کا جام نگر ریفائنری کا دورہ

مکیش امبانی سے توانائی، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری پر اہم بات چیت

نئی دہلی۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ گزشتہ ایک سال کے دوران بھارت کی جین اور بڑھتی ہوئی مالی طلب پوری کرنے کے ہمراہ بھارت میں امریکی سفیر سرجیو گور



امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے گجرات کے جام نگر میں ریلائنس انڈسٹریز کی دنیا کی سب سے بڑی سنگل سائٹ آئل ریفائنری کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے ریلائنس کے چیئرمین مکیش امبانی اور ان کے بیٹے انمت امبانی سے توانائی، جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعاون بڑھانے کے امکانات پر تفصیلی بات چیت کی۔ امریکی وزیر خارجہ کے ہمراہ بھارت میں امریکی سفیر سرجیو گور بھی موجود تھے۔ ریلائنس انڈسٹریز کے مطابق امریکی وفد کو جام نگر ریفائنری کے وسیع آپریشنز، جدید ٹیکنالوجی اور پیداواری صلاحیت سے آگاہ کیا گیا۔ وفد کو کمپنی کی زیر تعمیر ڈیٹا سینٹرز اور نئی توانائی سے متعلق گیگا فیکٹریوں کے منصوبوں کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی۔ ملاقات میں عالمی توانائی کی صورتحال، تیل اور گیس کی قابل اعتماد فراہمی، نئی توانائی کے ذرائع، مضبوط سپلائی کے لئے سرمایہ کاری کی ضرورت پر تبادلہ خیال ہوا۔ رپورٹ کے مطابق بات چیت کا اہم محور روایتی توانائی کے شعبے میں بھارت اور امریکہ کے درمیان تعاون بڑھانا تھا۔ یہ ملاقات ایسے وقت ہوئی ہے جب امریکہ میں ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور ڈیزل کے محدود ذخائر کے باعث توانائی کی فراہمی ایک اہم مسئلہ بن چکی ہے۔ امریکی سفیر سرجیو گور نے سوشل میڈیا پر بتایا کہ ایل پی جی درآمدات میں امریکہ کا حصہ دس فیصد سے بھی کم سطح سے بڑھ کر 67 فیصد تک پہنچ گیا ہے، جس کے نتیجے میں امریکہ۔ بھارت کا سب سے بڑا ایل پی جی فراہم کنندہ بن گیا ہے۔ انہوں نے امریکہ میں ایک نئی آئل ریفائنری کے منصوبے سے ریلائنس کی وابستگی کو بھی اہم قرار دیا۔ ان کے مطابق یہ منصوبہ امریکی توانائی کی پیداوار بڑھانے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس سے قبل امریکہ میں ایک بڑے ریفائنری منصوبے کا اعلان کرچکے ہیں، جسے ملک کی صنعتی پیداوار بحال کرنے اور نئی ملازمتیں پیدا کرنے کی کوششوں کا حصہ قرار دیا گیا تھا۔ تاہم ریلائنس نے ابھی تک اس منصوبے میں اپنی سرمایہ کاری کی مکمل تفصیلات جاری نہیں کی ہیں۔ جام نگر ریفائنری کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کہ یہ وینزویلا سے حاصل ہونے والے بھاری خام تیل کو صاف کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ امریکہ کی جانب سے وینزویلا کے تیل کی پیداوار اور عالمی سپلائی میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے تناظر میں ریلائنس ایک اہم تجارتی شراکت دار کے طور پر سامنے آئی ہے۔ مکیش امبانی اور انمت امبانی نے امریکی وفد کو جام نگر کے جدید مینوفیکچرنگ، مصنوعی ذہانت، ڈیپ ٹیک اور توانائی کے نئے شعبوں کا عالمی مرکز بنانے کے اپنے طویل مدتی منصوبوں سے بھی آگاہ کیا۔ بات چیت میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ڈیجیٹل معیشت اور بڑے ڈیٹا سینٹرز کی ترقی کے لیے بجلی کی مسلسل اور قابل اعتماد فراہمی ضروری ہے۔ اس حوالے سے بھارتی اور امریکی کمپنیوں کے درمیان تکنیکی تعاون اور مشترکہ سرمایہ کاری کے امکانات پر گفتگو ہوئی۔

پاکستان سے 'بیوروکریٹس کا انخلا'

فوج کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے درمیان خواجہ آصف نے افسران کی وفاداری پر سوال اٹھائے

اسلام آباد۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ پاکستان کے سول انتظامی ڈھانچے کو اپنے اعلیٰ بیوروکریٹس کی وفاداری کے حوالے سے سوالات کا سامنا ہے۔ وزیر دفاع خواجہ آصف کا الزام ہے کہ بڑی تعداد میں اعلیٰ سرکاری افسران، سرکاری ملازمت پر رہتے ہوئے ہی، مستقل طور پر بیرون ملک منتقل ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ خواجہ آصف کے یہ ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب پاکستان کے سیاسی اور انتظامی امور میں آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر کا اثر ورسوخ بڑھ رہا ہے اور اس پر کڑی نظر بھی جاری ہے۔ یہ صورتحال ملک کے سول نظام کے اندر گہری ہوتی ہوئی کشیدگی کو مزید نمایاں کرتی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں خواجہ آصف نے الزام لگایا کہ کئی پاکستانی بیوروکریٹس نے سرکاری ملازمت کے دوران ہی کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، پرتگال اور دیگر یورپی ممالک میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے انتظامات کر لیے ہیں۔ خواجہ آصف نے کہا: "انہوں نے حکومتِ پاکستان میں ملازمت کے دوران ہی، ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت، اس کی تیاری کی۔" انہوں نے ملک اور اپنی سرکاری ذمہ داریوں کے ساتھ ان افسران کی وابستگی پر سوال اٹھایا۔ 'ایکسپریس ٹریبیون' کی ایک رپورٹ کے مطابق، خواجہ آصف نے کہا کہ حالیہ برسوں میں پرتگال ان بیوروکریٹس کے لیے ایک پسندیدہ منزل بن کر ابھرا ہے جنہوں نے 'بیوروکریٹس کا انخلا' قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس معاملے میں ملوث کچھ افسران اہم اور بااثر عہدوں پر فائز رہے ہیں اور مختلف ادوار میں آنے والی حکومتوں کے ساتھ ان کے قریبی تعلقات رہے ہیں۔ وزیر دفاع نے یہ بھی الزام لگایا کہ ایک شخص، جس نے بیوروکریٹس کو بیرونِ ملک مستقل رہائش کے انتظامات کرنے میں مدد فراہم کی تھی، ان سے بھاری رقوم وصول کرنے کے بعد فرار ہو گیا۔ خواجہ آصف نے ان بیوروکریٹس کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے جنہوں نے، ان کے بقول، سیاسی سرپرستی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جائز اور ناجائز ذرائع سے دولت جمع کی۔ خواجہ آصف نے سوال کیا: "کیا یہ سب شک وشبہ سے بالاتر ہے، یا پھر یہ لوگ یہاں عارضی طور پر (ٹرانزٹ میں) موجود ہیں؟" ان ریمارکس نے درحقیقت ایک وسیع تر سوال کو جنم دیا ہے کہ آیا پاکستان کی طاقتور سول سروس کے کچھ ارکان سرکاری عہدے کو محض ایک عارضی مرحلہ سمجھتے ہیں، جس کے بعد وہ مستقل طور پر بیرونِ ملک منتقل ہو جائیں گے۔

بنگلہ دیش میں ہجومی تشدد بے قابو، نو ماہ میں 187 افراد ہلاک، 401 زخمی

ڈھاکہ، 22 اکتوبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں ہجومی تشدد، سیاسی جھڑپوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے تشویشناک اعداد وشمار سامنے آئے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیم ریہائی مین رائٹس سپورٹ سوسائٹی کی تازہ رپورٹ کے مطابق رواں سال جنوری سے ستمبر تک ملک بھر میں ہجومی تشدد کے 398 واقعات میں کم از کم 187 افراد ہلاک اور 401 زخمی ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق ہجومی تشدد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اسی عرصے میں سیاسی جھڑپوں کے دوران ہونے والی 73 ہلاکتوں سے ڈھائی گنا سے بھی زیادہ ہے۔ تنظیم نے بتایا کہ چوری، ڈکیتی، اغوا کار، عصمت دری اور مذہبی جذبات مجروح کرنے کے الزامات کے علاوہ مقامی بالادستی قائم کرنے کی کوششیں بھی ہجومی تشدد کے واقعات کا سبب بنیں۔ یہ رپورٹ تنظیم کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اعجاز الاسلام کے دستخط سے جاری کی گئی ہے اور اسے 16 قومی اخبارات کی خبروں اور تنظیم کی اپنی تحقیقات کی بنیاد پر مرتب کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق نو ماہ کے دوران سیاسی تشدد کے 1,013 واقعات پیش آئے، جن میں 73 افراد ہلاک اور 6,473 زخمی ہوئے۔ ان میں سے 931 واقعات یعنی تقریباً 91 فیصد بنگلہ دیش نیشلسٹ پارٹی (بی این پی) کی اندرونی لڑائیوں یا دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ جھڑپوں سے متعلق تھے۔ صرف بی این پی کے اندرونی تنازعات کے 342 واقعات میں 40 افراد ہلاک اور 2,632 زخمی ہوئے۔ سیاسی تشدد میں ہلاک ہونے والوں میں بی این پی کے 46، جماعت اسلامی کے آٹھ اور عوامی لیگ کے چھ افراد شامل تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ 270 سے زائد سیاسی مقدمات میں 9,805 افراد کو نامزد جبکہ 33,432 معلوم افراد کو ملزم بنایا گیا۔ گرفتار کیے گئے 4,644 افراد میں سے 4,827 کا تعلق عوامی لیگ سے تھا۔

بنگلہ دیش میں مہنگائی نے ایک کروڑ افراد کو غربت کی لکیر سے نیچے دھکیل دیا۔ معاشی بحران سنگین

ڈھاکہ، 22 اکتوبر۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش میں مسلسل بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معاشی بدحالی نے لاکھوں خاندانوں کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ وزیر اعظم کے مشیر برائے خزانہ و منصوبہ بندی راشد المحمود تھجو میر کے مطابق مہنگائی کے باعث تقریباً 80 لاکھ سے ایک کروڑ افراد غربت کی لکیر سے نیچے چلے گئے ہیں۔ راج باڑی ضلع انتظامیہ کے زیر اہتمام ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اشیائے ضروریہ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے متوسط اور کم آمدنی والے طبقوں کی قوت خرید کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ متعدد خاندان اپنی جمع پونجی خرچ کرنے یا روزمرہ ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض لینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش اس وقت ایک نازک معاشی دور سے گزر رہا ہے۔ بلند افراط زر، بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور نجی شعبے میں سرمایہ کاری کی کمی نے اقتصادی صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری ایک سنگین مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ حکومتی مشیر نے انکشاف کیا کہ بنگلہ دیش کے بینکاری نظام کو دوبارہ مستحکم کرنے کے لیے تقریباً 40 ارب امریکی ڈالر کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق ساحلی اور دور دراز کے اقربا پروری اور سیاسی سرپرستی نے مالیاتی اداروں کو شدید نقصان پہنچایا، جس کے اثرات اب پوری معیشت پر مرتب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری بحران کے باعث ایندھن کی قیمتوں میں اضافے نے بھی بنگلہ دیش کی معاشی مشکلات بڑھا دی ہیں۔ توانائی کی درآمدات پر انحصار اور مقامی وسائل کی ناکافی ترقی مشترق سرگرمیوں اور سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ تھجو میر نے ساتھ حکومت پر الزام عائد کیا کہ اس نے شمسی توانائی کے فروغ، مقامی گیس کے ذخائر کی تلاش اور پائیدار توانائی کی فراہمی کے لیے مؤثر اقدامات نہیں کیے۔ حکومتی مشیر کے مطابق حکومت کم آمدنی والے خاندانوں اور کسانوں کی مدد کے لیے جمعلی کارڈ اور کسان کارڈ جیسی اسکیموں پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے ان اقدامات کو اہم سماجی تحفظ کی کوششوں کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت پہلی مرتبہ مجموعی قومی پیداوار کا دو فیصد تعلیم کے لیے مختص کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے، جسے 2030 تک بڑھا کر پانچ فیصد کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ صحت کے شعبے میں بھی اصلاحات کا اعلان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضلع سطح کے اسپتالوں کو 151 بستروں کی سہولت والے مراکز میں تبدیل کیا جا رہا ہے تاکہ عوام کو بہتر طبی خدمات فراہم کی جا سکیں۔

چین کی سرحد پار جبر کی کارروائیوں میں جرائم پیشہ گروہوں کے ملوث ہونے کا انکشاف

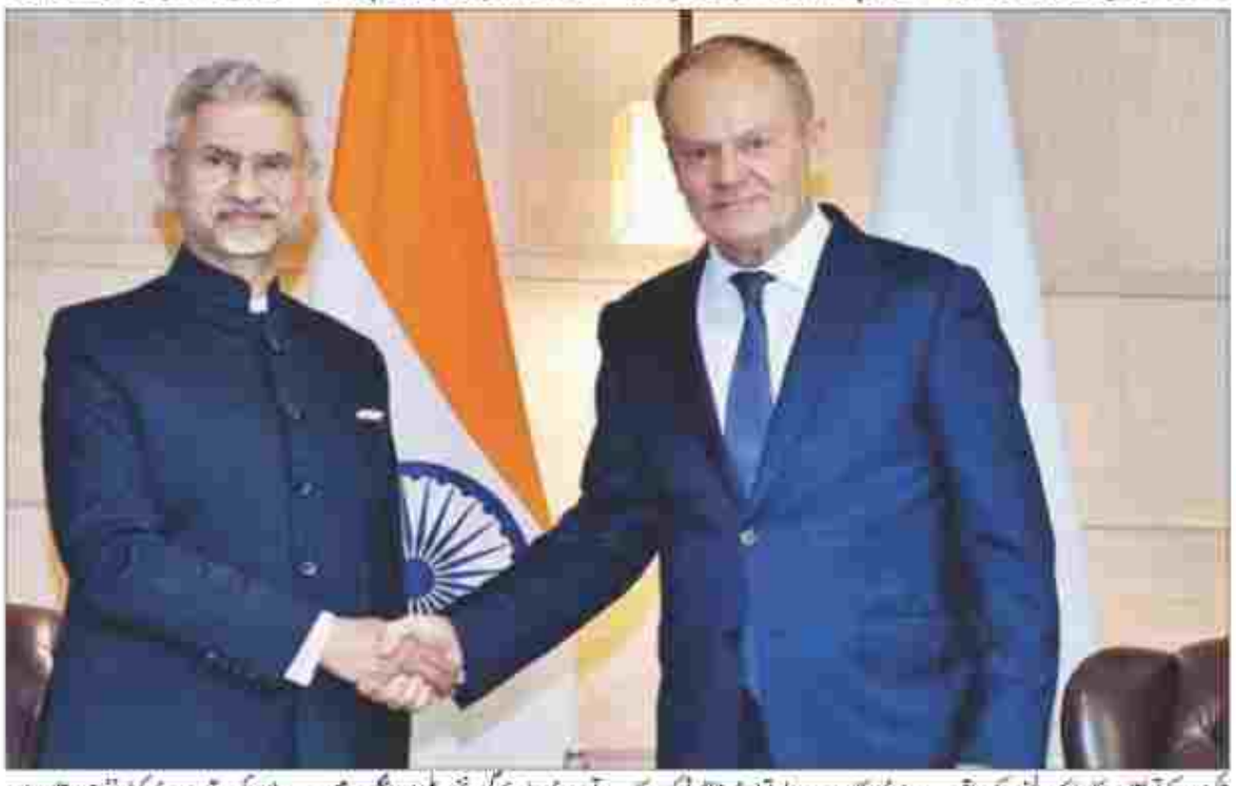
تائپے، 22 اکتوبر۔ ایم این این۔ تائیوان نے چین کی مبینہ سرحد پار جبر اور سیاسی مخالفین کو نشانہ بنانے کی کارروائیوں میں منظم جرائم پیشہ گروہوں کے کردار کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ یہ فیصلہ رخت ایک ایسے کامیڈین پر حملے کے بعد سامنے آئی ہے جس نے چینی صدر شی جن پنگ کا مذاق اڑایا تھا۔ تائیوانی حکومت نے اس حملے کے پیچھے چینگ کا ہاتھ ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ تائیوان کے قومی سلامتی بیورو کے ڈائریکٹر جنرل تساعی منگ ین نے پارلیمنٹ میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایسی کارروائیوں میں ملوث مقامی نیٹ ورکس زیادہ تر جرائم پیشہ گروہوں اور منظم جرائم سے وابستہ نجی تحقیقاتی اداروں پر مشتمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اصل تشویش یہ ہے کہ آیا ان گروہوں کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی جانب سے ہدایات اور مالی معاونت فراہم کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق ایسے پورے مجرمانہ نیٹ ورک کو بے نقاب کرنا اور ختم کرنا تائیوان کی قومی سلامتی کے اداروں کی اہم ترجیح ہے۔ تائیوان طویل عرصے سے الزام عائد کرتا آیا ہے کہ چین ان افراد کو خاموش کرانے کے لیے خفیہ اور غیر قانونی طریقے استعمال کر رہا ہے جنہیں بیجنگ ناپسندیدگی سیاسی طور پر مشتبہ سمجھتا ہے۔ اس سے قبل بھی تائیوان میں چین کے ناقدین کو تشدد اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سال 2019 میں ہانگ کانگ کی معروف گلوکارہ اور جمہوریت نواز کارکن ڈینس ہو پر تائپے میں ایک نقاب پوش شخص نے سرخ رنگ پھینک کر حملہ کیا تھا۔ تساعی منگ ین نے کہا کہ چین کی ایسی سرگرمیوں سے موثر انداز میں نمٹنے کے لیے تائیوان کو اپنے قوانین میں ترامیم کرنا پڑ سکتی ہیں۔ ان کے مطابق جمہوری معاشرے میں غیر ملکی طاقتوں کی جانب سے سیاسی دباؤ، دھمکیوں اور تشدد کی روک تھام کے لیے موجودہ قانونی نظام میں خامیاں موجود ہیں۔ دوسری جانب تائیوان کے سپریم پراسیکیوٹرز آفس نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ وہ دشمن غیر ملکی قوتوں کے لیے مقامی سہولت کار بننے یا ان کی سرگرمیوں میں کسی بھی قسم کی معاونت کرنے سے گریز کریں۔ چین کے تائیوان امور کے دفتر نے ان تازہ الزامات پر فوری طور پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

جدید چپ سازی میں چین کی کامیابی کے دعوؤں پر ماہرین کے سوالات

نئی دہلی۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ سی کنڈکٹر ٹیکنالوجی میں خود کفالت حاصل کرنے کی چین کی کوششوں اور جدید ایکسٹریم الٹراوائلٹ (EUV) لیتھوگرافی ٹیکنالوجی سے متعلق اس کے دعوؤں پر ماہرین نے سوالات اٹھائے ہیں۔ ان کے مطابق چین کی جانب سے پیش کی جانے والی پیش رفت گنتیکی کامیابی کے ساتھ ساتھ سیاسی اور اسٹریٹجک مقاصد رکھتی ہوسکتی ہے، جبکہ اس ٹیکنالوجی کے ذریعے بڑے پیمانے پر تجارتی چپ سازی شروع ہونے میں ابھی کئی سال لگ سکتے ہیں۔ خبر رساں ادارے اے این آئی کی 21 اکتوبر کو شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق ماہرین کا خیال ہے کہ چین کی EUV ٹیکنالوجی سے متعلق پیش رفت کے دعوؤں کو اس کی عملی صنعتی صلاحیت سے الگ کر کے دیکھنا ضروری ہے۔ EUV لیتھوگرافی دنیا کی جدید ترین سی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ ٹیکنالوجیز میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے انتہائی باریک سرکٹ پیٹرن تیار کیے جاتے ہیں، جو مصنوعی ذہانت، جدید کمپیوٹنگ اور اعلیٰ کارکردگی والے پروسیسرز کی تیاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس شعبے میں نیدرلینڈز کی کمپنی ASML کو عالمی سطح پر منفرد مقام حاصل ہے، کیونکہ جدید تجارتی EUV مشینوں کی فراہمی میں اسے نمایاں برتری حاصل ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے جدید سی کنڈکٹر آلات کی برآمد پر پابندیوں نے چین کے لیے اس ٹیکنالوجی تک رسائی مشکل بنا دی ہے۔ ان پابندیوں کے بعد چین نے مقامی سطح پر جدید چپ سازی کے آلات تیار کرنے کی کوششیں تیز کی ہیں۔ تاہم ماہرین کے مطابق EUV مشین کا تجرباتی نمونہ تیار کرنا اور اسے مسلسل، قابل اعتماد اور تجارتی پیمانے پر استعمال کرنا دو مختلف مراحل ہیں۔

وزیر خارجہ جے شنکر کی پولینڈ کے وزیر اعظم سے ملاقات، دوطرفہ تعاون پر تبادلہ خیال

نئی دہلی۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعرات کو ہندوستان کے دورے پر آئے پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک سے ملاقات کی۔ جے شنکر نے مختلف شعبوں میں ہندوستان اور پولینڈ کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے بارے میں ٹسک کے خیالات کی ستائش کی۔ جے شنکر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پیغام میں کہا، "پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک سے ملاقات کرکے خوشی ہوئی۔ مختلف شعبوں میں ہندوستان اور پولینڈ کے درمیان تعاون کو مزید گہرا کرنے کے بارے میں ان کے خیالات قابل قدر ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ وہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ڈونالڈ ٹسک کی ملاقات کے منتظر ہیں، جس سے دونوں ملکوں کی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک بدھ کو وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر نئی دہلی پہنچے تھے۔ وہ 21 سے 23 اکتوبر تک ہندوستان کے سرکاری دورے پر ہیں۔ ان کے ساتھ پولینڈ کے وزیر خزانہ و معیشت آندریج دوما لسکی اور کاروباری شخصیات کا ایک وفد بھی آیا ہے۔ اس دورے کا مقصد ہندوستان اور پولینڈ کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانا اور تجارت، دفاع، ٹیکنالوجی سمیت دیگر شعبوں میں تعاون کو وسعت دینا ہے۔ دورے کے دوران ٹسک نے راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی یادگار پر پھولوں کی چادر چڑھا کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور ڈونالڈ ٹسک نے وفود کی سطح پر بھی بات چیت کی۔ بعد ازاں دونوں رہنماؤں نے مشترکہ بیان جاری کیا۔ 2024 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے پولینڈ دورے کے دوران دونوں ملکوں نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کا درجہ دیا تھا۔ ڈونالڈ ٹسک کا موجودہ دورہ 2010 کے بعد کسی پولش وزیر اعظم کا ہندوستان کا پہلا دورہ ہے۔ ہندوستان میں پولینڈ کے سابق سفیر ایڈم بوراکووسکی نے اس دورے کی اقتصادی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دونوں ملک سالانہ دوطرفہ تجارت کو تقریباً 6 ارب امریکی ڈالر سے بڑھا کر 10 ارب ڈالر تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ بوراکووسکی نے کہا، "یہ دورہ بنیادی طور پر کاروبار سے متعلق ہے۔ اس دوران کاروباری سرگرمیوں پر خاص توجہ دی جائے گی۔ نئی دہلی اور بنگلورو میں اقتصادی فورم منعقد ہوں گے اور پولینڈ و ہندوستان کی کمپنیوں کے درمیان کئی مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے جائیں گے۔" انہوں نے کہا کہ مذاکرات میں خلائی ٹیکنالوجی اور دفاع کے شعبوں میں تعاون پر بھی توجہ دی جائے گی۔ ان کے مطابق، یہ دورہ دونوں ملکوں کے اقتصادی تعلقات کو وسعت دینے کا ایک اہم موقع ہے۔ بوراکووسکی نے ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا، "ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ اس مقصد کو حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے، کیونکہ یہ یورپی یونین کی جانب سے کسی بھی فریق کے ساتھ کیا جانے والا سب سے بڑا آزاد تجارتی معاہدہ ہے۔" ان کے مطابق، اس معاہدے سے اقتصادی تعاون میں اضافے میں مدد مل سکتی ہے۔



قطر نے افغانستان کے ساتھ بین الاقوامی تعلقات کو جاری رکھنے پر زور دیا

دوحہ۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ وزارت خارجہ میں بین الاقوامی تعاون کی وزیر مملکت مریم بنت علی بن ناصر المسناد نے قطر کے دارالحکومت دوحہ میں افغانستان کو آرڈینیشن گروپ کے اجلاس کے دوران افغانستان کے ساتھ بین الاقوامی برادری کی جانب سے مسلسل روابط کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کو مسلسل معروضیت، واضح ترجیحات اور عملی تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ افغانستان کے مستقبل کا تعین ایک جامع، افغان قیادت والے سیاسی عمل کے ذریعے کیا جانا چاہیے جو ملک کی خودمختاری، آزادی اور علاقائی سالمیت کا احترام کرے۔ قطر کی وزارت خارجہ نے لکھا: "ام المسناد نے مزید کہا کہ قطر کی ریاست اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ افغانستان کا مستقبل ایک جامع سیاسی عمل کے ذریعے طے کیا جانا چاہیے جس کی قیادت خود افغان کریں، اس کے ساتھ ساتھ اس کی خودمختاری، آزادی اور علاقائی سالمیت کا بھی احترام کیا جائے۔" سیاسی تجزیہ کار منظور الدین ظاہر نے تبصرہ کیا: "قطر نے افغانستان کے معاملات میں موثر کردار ادا کیا ہے۔ ملک کو امید ہے کہ افغانستان کے مسائل کو تدریج کے طور پر حل کیا جائے گا اور اس کے معاملات میں دوسروں کی مداخلت ختم ہو جائے گی۔" مریم بنت علی کے مطابق، دوحہ نے گزشتہ کئی سالوں میں افغان اسٹیک ہولڈرز، اقوام متحدہ اور بین الاقوامی شراکت داروں کے درمیان رابطے میں سہولت فراہم کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ افغانستان کا استحکام نہ صرف اس کے عوام کے لیے بلکہ علاقائی سلامتی، اقتصادی رابطے اور بین الاقوامی امن کے لیے بھی اہم ہے۔ قطر کا کہنا ہے کہ افغانستان میں انسانی ضروریات سنگین ہیں اور ملک کو صحت کی دیکھ بھال، غذائیت، تعلیم، پانی اور غذائی تحفظ جیسے شعبوں میں مدد کی ضرورت ہے۔ دریں اثنا، قطر میں امارت اسلامیہ کے سفیر کمیل شاہین نے افغانستان کے حوالے سے دباؤ اور تنہائی کی پالیسی کو ناکامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس طرح کے طرز عمل کے نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ افغانستان کے ساتھ مثبت روابط اور وسیع بین الاقوامی تعاون باہمی افہام وتفہیم، تعاون اور علاقائی روابط کے ذریعے بہت سے مسائل کو حل کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ قطر میں امارت اسلامیہ کے سفیر کمیل شاہین نے مزید کہا: "اس میں کوئی شک نہیں کہ افغانستان علاقائی رابطوں کا مرکز ہے اور علاقائی سلامتی اور استحکام کے لیے اہم ہے۔ یہ بات پوری دنیا جانتی ہے۔ میرا ماننا ہے کہ اگر دنیا مثبت انداز میں اور افغانستان کے ساتھ وسیع پیمانے پر تعاون کرے تو بہت سے مسائل باہمی افہام وتفہیم کے ذریعے حل کیے جاسکتے ہیں، تعاون اور تعلق کی طرف دباؤ کی پالیسی نہیں بلکہ افغانستان پر دباؤ ڈال کر کام کرنا ہے۔" ایک ناکام نقطہ نظر، تعاون ممالک میں شامل ہے جو افغانستان کے حوالے سے پیش رفت میں سرگرم عمل ہیں اور حالیہ برسوں میں اس نے امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ اچھے تعلقات برقرار رکھے ہیں۔

پاکستان میں گیس کی قلت کے باعث ایل پی جی کی قیمتیں 580 روپے فی کلو تک پہنچ گئیں

حیدرآباد۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ قدرتی گیس کی مسلسل قلت کے درمیان حیدرآباد میں مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمتیں بڑھ کر 580 روپے فی کلوگرام تک پہنچ گئی ہیں، صارفین کو بڑھتی ہوئی طلب اور مہینہ طور پر منافع خور ایندھن کی بلیک مارکیٹنگ کی وجہ سے تقریباً دوگنا سرکاری نرخ ادا کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے رواں ماہ کے لیے گھریلو ایل پی جی کی قیمت 279 روپے 34 پیسے فی کلوگرام مقرر کردی ہے۔ تاہم، شہر بھر میں خوردہ فروش 550 روپے سے 580 روپے فی کلوگرام کے درمیان چارج کر رہے ہیں، جس سے ان گھرانوں پر مالی بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بھارتی بحریہ کے تین جہاز مالدیپ پہنچ گئے

مالے۔ 22/ اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت اور مالدیپ کے درمیان دفاعی تعلقات اور سمندری سلامتی کے شعبے میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے بھارتی بحریہ کے تین جہاز تربیتی دورے پر مالدیپ کے دارالحکومت مالے پہنچ گئے ہیں۔ بھارتی بحریہ کے فرسٹ ٹریننگ اسکواڈرن کے دو جہاز آئی این ایس تیر اور آئی این ایس سمیتا کے علاوہ بھارتی کوسٹ گارڈ کا جہاز آئی سی جی ایس سارتھی بھی اس دورے میں شامل ہے۔ مالدیپ میں بھارتی ہائی کمیشن کے مطابق اس دورے کا بنیادی مقصد دونوں ممالک کے درمیان سمندری سلامتی کے شعبے میں تعاون کو مضبوط بنانا اور دفاعی اداروں کے درمیان پیشہ ورانہ روابط کو مزید فروغ دینا ہے۔ دورے کے دوران بھارتی اور مالدیپی افسار مشترکہ تربیتی سرگرمیوں اور پیشہ ورانہ تبادلوں میں حصہ لیں گے، جن کے ذریعے عملی تجربات، تکنیکی معلومات اور سمندری کارروائیوں سے متعلق مہارتوں کا تبادلہ کیا جائے گا۔

بھارت۔یورپی یونین ایف ٹی اے نے ہند۔پولینڈ شراکت داری کے وسیع مواقع فراہم کیے ہیں: مودی



نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان۔یورپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ (ایف ٹی اے) نے ہندوستان۔پولینڈ شراکت داری کے مواقع کو وسیع کیا ہے، جس سے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت اور گزشتہ دو سالوں میں دوطرفہ تعلقات میں رفتار کو نمایاں کیا گیا ہے۔ نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک کے ساتھ ایک مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، ہماری بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت نے ہندوستان۔پولینڈ شراکت داری کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، اور ہندوستان۔یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے نے ان مواقع کو اور بھی وسیع کر دیا ہے۔" دونوں رہنماؤں نے مشترکہ پریس میٹنگ میں شرکت سے قبل اہم مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) کے تبادلے کا مشاہدہ کیا۔ ہندوستان میں ٹسک کا خیر مقدم کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے 2024 میں اپنے پولینڈ کے دورے کو یاد کیا اور کہا کہ اس دورے کے دوران دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بڑھایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "میں پولینڈ کے وزیر اعظم کا ہندوستان میں پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ 2024 میں میرے پولینڈ کے دورے کے دوران، انہوں نے میرا اور میرے وفد کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا تھا۔ اس دورے کے دوران، ہم نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بلند کیا۔ اس مضبوط بنیاد پر استوار کرتے ہوئے، ہماری شراکت داری نے گزشتہ دو سالوں میں تیز رفتار حاصل کی ہے۔ ہماری شراکت داری کے وسیع مواقع میں توانائی، دفاع، تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، خلائی تحقیق اور ثقافت شامل ہیں۔ ہندوستان اور پولینڈ کی دوستی محض سفارتی تعلقات پر مبنی نہیں ہے، بلکہ انسانیت اور ہمدردی کے مشترکہ ورثے پر مبنی ہے۔" دوسری جنگ عظیم کے دوران پولینڈ کے خاندانوں کو دی گئی امداد کو یاد کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، "دوسری جنگ عظیم کے دوران، جام نگر اور کولہاپور کے شاہی خاندانوں نے ہزاروں پولش بچوں اور خاندانوں کو ہندوستان میں پناہ دی تھی۔ یہ قابل ذکر ہے، وزیر اعظم مودی نے اپنے پولش ہم منصب ڈونلڈ ٹسک کے ساتھ نئی دہلی کے حیدرآباد ہاؤس میں ہندوستان۔پولینڈ تعلقات کا جائزہ لینے اور کلیدی شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے راستے تلاش کرنے کے لیے دوطرفہ بات چیت کی۔

انسداد دہشت گردی کی رپورٹ میں جانبداری پر بھارت نے اقوام متحدہ کے نمائندے پر تنقید کی

نیویارک۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان نے بدھ کے روز (مقامی وقت) انسداد دہشت گردی کی رپورٹ میں تعصب کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندوں پر سخت تنقید کی اور غیر جانبداری کے اعلیٰ معیار پر زور دیا۔ اقوام متحدہ کے نمائندے بلن ساؤل نے اپنی رپورٹ میں داؤد ابراہیم کو دہشت گردانہ تعلقات رکھنے والے ہندوستان میں مقیم ڈی کمپنی کے مجرم گروہ کا سرغنہ قرار دیا تھا۔ چوری نے اس بات پر زور دیا کہ داؤد ایک مطلوب مجرم تھا اور وہ پاکستان میں مقیم تھا، ایک ایسا ملک جہاں اسامہ بن لادن کو پایا گیا تھا اور اسے بے اثر کر دیا گیا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2003 میں سلامتی کونسل نے ایک مجرم گروپ ڈی کمپنی کے رہنما کو القاعدہ کے ساتھ وابستگی کے لیے فہرست میں شامل کیا تھا۔ یہ تنظیم اور اس کے فہرست میں شامل رہنما داؤد ابراہیم، 1993 سے دہشت گرد حملوں کے لیے بھارت میں مطلوب ہیں، اس فہرست کے تحت واضح طور پر اس فہرست میں درج فہرست میں شامل ہے۔ 1267 کی پابندیاں اس حقیقت کا ذکر نہ کرنا قابل مذمت ہے، اور یہ محض 2003 کی فہرست سے بہت پہلے ہندوستان سے فرار ہو گیا تھا، کہ وہ اسامہ بن لادن کے ساتھ منسلک تھا۔

ہندوستان اور پولینڈ میں کوئی مفادات کا کوئی تصادم نہیں ہے: ڈونالڈ ٹسک

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک نے جمعرات کو کہا کہ انہیں وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنا دوست کہنے پر فخر ہے اور اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ ہندوستان اور پولینڈ کے مفادات کا کوئی تصادم نہیں ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے عالمی کردار کی بھی ستائش کی۔ یہاں حیدرآباد ہاؤس میں پی ایم مودی کے ساتھ مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ٹسک نے دونوں ممالک کے درمیان مثبت تعلقات پر روشنی ڈالی۔ ٹسک نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں پی ایم مودی کو اپنا دوست کہہ سکتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور پولینڈ کے درمیان کوئی "مفادات کا تصادم نہیں ہے اور عالمی معاملات میں ہندوستان کے کردار کے بارے میں پولینڈ کی تعریف کو اجاگر کیا۔ یہ وزیر اعظم مودی کے کہنے کے بعد آیا ہے کہ ہندوستان۔یورپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ نے ہندوستان۔پولینڈ شراکت داری کے مواقع کو وسیع کیا ہے، جس سے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت اور گزشتہ دو سالوں میں دوطرفہ تعلقات میں رفتار کو نمایاں کیا گیا ہے۔ پی ایم مودی نے مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا، ہماری بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت نے ہندوستان۔پولینڈ کی شراکت داری کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ اور ہندوستان۔یورپی یونین کے آزاد تجارتی معاہدے نے ان مواقع کو اور بھی وسیع کر دیا ہے۔" دونوں رہنماؤں نے مشترکہ پریس میٹنگ میں شرکت سے قبل اہم مفاہمت کی یادداشتوں (ایم او یوز) کے تبادلے کا مشاہدہ کیا۔ ہندوستان میں ٹسک کا خیر مقدم کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے 2024 میں اپنے پولینڈ کے دورے کو یاد کیا اور کہا کہ اس دورے کے دوران دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بڑھایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "میں پولینڈ کے وزیر اعظم کا ہندوستان میں پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ 2024 میں میرے پولینڈ کے دورے کے دوران، انہوں نے میرا اور میرے وفد کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا تھا۔ اس دورے کے دوران، ہم نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بلند کیا۔ اس مضبوط بنیاد پر استوار کرتے ہوئے، ہماری شراکت داری نے گزشتہ دو سالوں میں تیز رفتار حاصل کی ہے۔

بھارت کی خلائی صنعت میں اسٹارٹ اپس کا انقلاب 2030 تک مارکیٹ 40 ارب ڈالر تک پہنچنے کا امکان

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت کی خلائی ٹیکنالوجی کی صنعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور ملک کے نجی اسٹارٹ اپس عالمی خلائی معیشت میں بھارت کی پوزیشن مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ امریکی جریدے فوربس کی ایک رپورٹ کے مطابق بھارتی خلائی صنعت کی ترقی کی رفتار عالمی اوسط سے تقریباً دوگنی ہونے کی توقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کی جانب سے متعارف کرائی گئی اصلاحات کے نتیجے میں بھارت میں خلائی ٹیکنالوجی سے متعلق اسٹارٹ اپس کی تعداد 2014 میں محض ایک سے بڑھ کر 2026 میں 400 سے زیادہ ہو گئی ہے۔ سال 2020 میں خلائی شعبے کو نجی کمپنیوں کے لیے کھولنے اور 2023 میں نئی خلائی پالیسی نے اس صنعت میں سرمایہ کاری اور جدت کے نئے مواقع پیدا کیے۔ حکومت نے نجی کمپنیوں کو بھارتی خلائی تحقیقی ادارے اسرو (ISRO) کی ٹیکنالوجی اور سہولیات تک رسائی بھی فراہم کی ہے۔ فوربس کے مطابق بھارت کی خلائی صنعت کی مالیت تقریباً 13 ارب ڈالر ہے، جو 2030 تک بڑھ کر 40 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ رواں سال خلائی اسٹارٹ اپس نے تقریباً 256 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی ہے، جبکہ آئندہ پانچ برسوں میں مزید 5.3 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ بھارت کی سب سے بڑی طاقت اس کی کم لاگت انجینئرنگ، اعلیٰ تربیت یافتہ افرادی قوت اور مقامی سطح پر جدید ٹیکنالوجی تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔ بھارتی کمپنیاں امریکہ اور یورپ کے مقابلے میں کہیں کم لاگت پر جدید خلائی نظام تیار کر رہی ہیں۔ اسٹارٹ اپس میں اسکائی روٹ ایرو اسپیس، ہیلاکس ایرو اسپیس، تھیکیمی آئی اور اسٹرومیل ایرو اسپیس جیسی کمپنیاں نمایاں ہیں۔ یہ کمپنیاں راکٹ، سیٹلائٹ، خلائی انجن اور زمین کی نگرانی کے جدید نظام تیار کر رہی ہیں۔ فوربس کی رپورٹ کے مطابق اسکائی روٹ ایرو اسپیس نے 18 جولائی 2026 کو اپنے وکرم ون راکٹ کو پہلی ہی کوشش میں کامیابی سے مدار میں پہنچایا۔ رپورٹ میں اسے بھارتی نجی خلائی صنعت کی ایک اہم کامیابی قرار دیا گیا ہے۔ بھارت کے خلائی منصوبوں میں 2035 تک اپنا خلائی اسٹیشن قائم کرنا اور 2040 تک انسانوں کو چاند پر بھیجنا بھی شامل ہے۔ ان اہداف کے حصول میں نجی کمپنیوں کا کردار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ تاہم رپورٹ میں بعض چیلنجوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں محدود لانچنگ سہولیات، سرکاری منظوریوں میں تاخیر اور سرمایہ کاری کی غیر مساوی تقسیم شامل ہیں۔ فی الحال عالمی خلائی مارکیٹ میں بھارت کا حصہ تقریباً دو فیصد ہے، لیکن رپورٹ میں پیش کردہ تخمینوں کے مطابق آئندہ پانچ سے سات برسوں میں یہ حصہ بڑھ کر دس فیصد تک پہنچ سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2030 تک بھارتی کمپنیاں بین الاقوامی صارفین کے لیے سالانہ 45 خلائی لانچنگ مشن انجام دینے کی صلاحیت حاصل کر سکتی ہیں اور سیٹلائٹ سازی سمیت خلائی ٹیکنالوجی کے مختلف شعبوں میں اہم عالمی برآمد کنندگان بن سکتی ہیں۔ فوربس نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت کی خلائی صنعت کی کامیابی کا انحصار سرکاری اداروں اور نجی کمپنیوں کے درمیان تعاون، مسلسل سرمایہ کاری اور بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی پر ہوگا۔ بھارت کی خلائی صنعت میں آنے والی یہ تیزرفتار ملک کو نہ صرف جدید ٹیکنالوجی میں خود کفالت کی جانب لے جا رہی ہے بلکہ عالمی خلائی معیشت میں ایک بڑے تجارتی اور تکنیکی مرکز کے طور پر ابھرنے کے لئے مواقع بھی فراہم کر رہی ہے۔

ہندوستان اور سویڈن نے اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت 2030 تک تجارت اور سرمایہ کاری کو دوگنا کرنے کا ہدف بنایا: سفیر

نئی دہلی، 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان اور سویڈن ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، مصنوعی ذہانت (AI) اور اختراعات کے ساتھ اپنی نئی اپ گریڈ شدہ اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت 2030 تک دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو دوگنا کرنے کا ہدف رکھتے ہیں۔ سویڈن میں ہندوستانی سفیر این سویڈن بھوشن نے جمعرات کو کہا یہ بات کہی۔ ایک انٹرویو میں، بھوشن نے کہا کہ دونوں ممالک اگلی نسل کے اقتصادی تعلقات کے طور پر سامنے کرتے ہیں۔ یہ بیان مارکس جی 2026 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے سویڈن کے دورے کے مہینوں بعد آئے ہیں، جس کے دوران دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کی طرف بڑھایا اور گلوبل شعبوں میں تعاون کے لیے ایک روڈ میپ اپنایا۔ انہوں نے کہا، دونوں وزرائے اعظم نے 2030 تک دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کو دوگنا کرنے کا واضح مقصد طے کیا ہے۔ ان کے جھول، اقتصادی تعاون سیکورٹی، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور لوگوں کے درمیان تعلقات کے ساتھ ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کے چار ستونوں میں سے ایک ہے۔ بھوشن نے بتایا کہ سربراہی اجلاس کے بعد سے اعلیٰ سطحی دوروں اور کاروباری مصروفیات کے سلسلے کی طرف اشارہ کیا، جس میں سرمایہ کاری اور شراکت داری کے مواقع کو بڑھانے کے لیے ہندوستانی ریاستوں اور صنعتی اداروں کے وفود شامل ہیں۔ تعلقات کا ایک اہم ستون تجزیہ سویڈن۔انڈیا ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کوریڈور ہے جو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اختراعات اور جدید انٹیلی جنٹ انفراسٹرکچر میں تعاون کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ بھوشن نے کہا کہ دونوں ممالک مضبوط انفرادی ماحولیاتی نظام اور عالمی سطح پر مسابقتی اسٹارٹ اپس کے مالک ہیں، جس سے مصنوعی ذہانت، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجیز میں تعاون کے اہم مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا، سویڈن ایک اہم ٹیکنالوجی اور ال کھلاڑی ہے، جبکہ ہندوستان بڑھتی، ہنر اور تیزی سے بڑھتی ہوئی مارکیٹ پیش کرتا ہے۔

بھارت کی صنعتی طاقت عالمی سفارتی اثر ورسوخ میں تبدیل ہونے لگی

امریکی وزیر خارجہ کا دورہ اہم پیش رفت

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے دورۂ بھارت اور گجرات میں ریلائنس کی جام نگر آئل ریفائنری کے دورے نے عالمی توانائی کی سیاست میں بھارت کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق بھارت کی صنعتی صلاحیت اب صرف معاشی ترقی کا ذریعہ نہیں بلکہ بین الاقوامی سفارت کاری میں ایک اہم طاقت بن سکتی ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ جام نگر ریفائنری جیسے بڑے صنعتی منصوبے بھارت کو عالمی توانائی کی سپلائی چین میں نمایاں مقام فراہم کرتے ہیں۔ تاہم اس صنعتی صلاحیت کو حقیقی سفارتی اثر ورسوخ میں تبدیل کرنے کے لیے نئی دہلی کو مؤثر تجارتی اور خارجہ حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔ مارکو روبیو نے بھارت کو تیل صاف کرنے کے شعبے میں ایک عالمی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی ریفائنریاں مختلف اقسام کے خام تیل کو پراسیس کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہیں۔ بھارت 2025 میں دنیا کا چوتھا بڑا آئل ریفائننگ ملک تھا اور عالمی ریفائننگ صلاحیت میں اس کا حصہ تقریباً 7.4 فیصد تھا۔ حکومت 2030 تک ملک کی سالانہ ریفائننگ صلاحیت 1,267 ملین ٹن سے بڑھا کر 5,309 ملین ٹن کرنے کا مقصد رکھتی ہے۔ ریلائنس کی جام نگر ریفائنری دنیا کا تقریباً 14 لاکھ بیرل خام تیل پراسیس کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور عالمی منڈیوں کو ڈیزل سمیت مختلف پیٹرولیم مصنوعات فراہم کرتی ہے۔ روبیو کے دورے میں امریکہ سے توانائی کی درآمدات، ویزا دیوا کے خام تیل کی بھارتی ریفائنریوں میں پروسیسنگ اور دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری بڑھانے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ امریکہ چاہتا ہے کہ بھارت اپنی وسیع ریفائننگ صلاحیت کو استعمال کرتے ہوئے ویزا دیوا سمیت مغربی ضلع کردہ سے مزید خام تیل خریدے۔ اس سے عالمی توانائی منڈی میں سپلائی کے متبادل ذرائع پیدا کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ دوسری جانب ریلائنس کی امریکہ میں مجوزہ ریلائنری سے متعلق سرمایہ کاری بھی دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کو نئی جہت دے سکتی ہے۔ تجزیے کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ بھارت اپنی صنعتی طاقت کو عالمی مذاکرات میں زیادہ مؤثر انداز سے استعمال کر سکتا ہے۔ توانائی کی بڑھتی ہوئی عالمی طلب اور سپلائی چین میں تبدیلیاں نئی دہلی کے لیے اقتصادی اور سفارتی مواقع پیدا کر رہی ہیں۔ تاہم بھارت کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ امریکہ کے ساتھ تعلقات مضبوط کرتے ہوئے خام تیل کی خریداری اور توانائی کی شعبہ ریات کے بارے میں اپنی فیصلہ سازی کی آزادی بھی برقرار رکھے۔ تجزیے کے مطابق بھارت کی اصل کامیابی صرف بڑی صنعتیں قائم کرنے میں نہیں بلکہ ان کی صلاحیت کو بین الاقوامی تجارتی معاہدوں، سرمایہ کاری اور سفارتی مذاکرات میں ٹھوس فوائد میں تبدیل کرنے میں ہوگی۔

سکریٹری DARE نے عالمی شراکت داری کے ذریعے زرعی اعلیٰ تعلیم کا از سر نو تصور کرنے پر زور دیا

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ ڈاکٹر ایم ایل جاٹ، سکریٹری، محکمہ زرعی تحقیق اور تعلیم (DARE) اور ڈائریکٹر جنرل، انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ نے مستقبل کے پیشہ، افراد کو عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار کرنے کے لیے زرعی اعلیٰ تعلیم کا از سر نو تصور کرنے پر زور دیا ہے، جس میں موسمیاتی تبدیلی، قدرتی وسائل کی کمی، حیاتیاتی تنوع کے نقصان اور غذائیت سے بھرپور اور صحت بخش خوراک کی بڑھتی ہوئی مانگ شامل ہیں۔ عملی طور پر ریاستہائے متحدہ میں ڈیس موئنس میں ورلڈ فوڈ پرائز فاؤنڈیشن کے دوران 2026 نارمن ای بورلاگ انٹرنیشنل ڈائیلاگ کے موقع پر منعقدہ ایک گول میز سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جاٹ نے نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز، ہندوستان کے صدر کے طور پر اپنا تبصرہ کیا۔ اپنے خطاب میں، ڈاکٹر جاٹ نے زرعی خوراک کے نظام کی ابھرتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زرعی تعلیم اور تحقیق کو تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے عالمی اداروں کے ساتھ ہندوستان کی دیرینہ شراکت داری پر روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہیں الاقوامی تعاون باہمی سیکھنے کو قابل بناتا ہے اور سائنسی اور تعلیمی ترقی کو بانٹنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے پیداوار پر مبنی زراعت سے آگے ایک مربوط زرعی خوراک کے نظام اور ویلیو چین اپروچ کی طرف بڑھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے صنعت کے لیے تیار انسانی وسائل کو تیار کرنے اور کسانوں کے لیے سپورٹ سسٹ انگری فوڈ ویلیو چینز میں صنعت کی شرکت کو آسان بنانے کے لیے اکیڈمی اور صنعت کے درمیان مضبوط تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ زرعی پالیسی اور تحقیق میں NAAS کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر جاٹ نے زرعی تحقیق اور ترقی میں اہم مسائل کو حل کرنے کے لیے پالیسی مکالموں، پالیسی بیچز اور پالیسی بریف کی اہمیت کو نوٹ کیا۔ انہوں نے سائنٹسٹس، پالیسی سازوں، تکنیکی اداروں، صنعت اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے لیے باہمی تعاون کے ساتھ حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

بھارت اور اسکاٹ لینڈ کے درمیان مالیات، توانائی اور سیاحت کے شعبوں میں تعلقات مضبوط بنانے پر بات چیت

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ بدھ کے روز نئی دہلی میں مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اور اسکاٹ لینڈ کے فرسٹ منسٹر جان سوینی کے درمیان ہونے والی ملاقات میں مالیاتی خدمات، قابل تجدید توانائی، اعلیٰ تعلیم اور سیاحت کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزارت خزانہ کی جانب سے سوشل میڈیا پر جاری کردہ ایک پوسٹ کے مطابق، بات چیت کا مرکز باہمی دلچسپی کے امور رہے، جس میں دونوں رہنماؤں نے اہم شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کے امکانات کا جائزہ لیا۔ یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب بھارت اور اسکاٹ لینڈ کے پاس مالیاتی خدمات، صاف توانائی اور تعلیم کے شعبوں میں اپنے تعلقات کو مزید گہرا کرنے، اور سیاحت کے ذریعے عوام کے درمیان روابط کو مضبوط بنانے کے مواقع موجود ہیں۔ وزارت کے مطابق، سیتارمن اور سوینی نے مالیاتی خدمات کے شعبے میں تعاون پر بات کی، جس میں دونوں فریقین کے درمیان روابط بڑھانے کے مواقع بھی شامل ہیں۔ یہ شعبہ ان اہم میدانوں میں سے ایک ہے جنہیں ملاقات کے دوران مکمل تعاون کے لیے نشاندہی کیا گیا۔ قابل تجدید توانائی بھی بات چیت کا ایک اہم موضوع رہا، جس میں صاف توانائی کی ترقی اور توانائی کی وسیع تر منتقلی کے حوالے سے تعاون کے مشترکہ مواقع پر غور کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام پر بھی تبادلہ خیال کیا، اور تعلیمی روابط تعاون کو مزید مستحکم کرنے کے امکانات کی نشاندہی کی۔ دوطرفہ سیاحت کو فروغ دینا بھی بات چیت کا حصہ تھا، جس میں دونوں فریقین نے سفر اور عوام کے باہمی تبادلوں کے ذریعے مضبوط تعلقات استوار کرنے کے مواقع پر غور کیا۔ وزارت خزانہ نے اپنے آفیشل ایکس اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ کے ذریعے اس ملاقات کی اطلاع دی، جس میں بتایا گیا کہ دونوں رہنماؤں نے "باہمی دلچسپی کے امور اور نشاندہی کیے گئے شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے مواقع" پر تبادلہ خیال کیا۔ نرملا سیتارمن، جو وزارت خزانہ اور کارپوریٹ امور کا قلمدان سنبھالتی ہیں، نے نئی دہلی کے دورے پر آئے جان سوینی سے ملاقات کی۔ جان سوینی اسکاٹ لینڈ کے فرسٹ منسٹر ہیں، جو اسکاٹش حکومت کے سربراہ ہوتے ہیں۔

بھارت اور کینیڈا کے درمیان توانائی کے شعبے میں شراکت داری پر غور تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کی کوششیں جاری

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ معاملے سے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارت اور کینیڈا ایک جامع آزاد تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات کو تیزی سے مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ توانائی کے شعبے میں گہرے تعاون کے امکانات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق، دونوں ممالک ایک ایسی دوطرفہ توانائی سپلائی چین قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے تحت بھارت کینیڈا سے تیل اور گیس درآمد کرے گا، جبکہ اس کے بدلے میں کینیڈا کو ریلائنڈ (صاف شدہ) پیٹرولیم مصنوعات برآمد کرے گا۔ نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر ذرائع نے بتایا کہ کینیڈین مذاکرات کاروں کی ایک ٹیم اگلے ماہ کے اوائل میں نئی دہلی کا دورہ کرے گی، جو آزاد تجارت سے متعلق مذاکرات کے چھٹے دور میں شرکت کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں فریقین دسمبر کے وسط میں وزیر اعظم نریندر مودی کے متوقع دورہ کینیڈا سے قبل "جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے" (CEPA) کے مذاکرات کو مکمل کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ دونوں ممالک کے وزرائے اعظم نے تجارت، توانائی، ٹیکنالوجی، سلامتی اور عوامی سطح پر روابط جیسے اہم شعبوں میں تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 10 اور 11 اگست میں ہندوستان نے گزشتہ ہفتے اعلان کیا تھا کہ وزیر اعظم مودی 11 اور 12 دسمبر کو کینیڈا کا دورہ کریں گے۔ ذرائع کے مطابق، توانائی کی ایک مضبوط سپلائی چین قائم کرنا تعاون کے ممکنہ شعبوں میں سے ایک ہے۔ کینیڈا کے آئل سینڈز (تیل والے ریت کے ذخائر) دنیا میں تیل کے چوتھے بڑے ذخائر ہیں، اور کینیڈا امریکہ، روس اور سعودی عرب کے بعد دنیا میں خام تیل پیدا کرنے والا چوتھا بڑا ملک ہے۔ اس کے علاوہ، کینیڈا قدرتی گیس پیدا کرنے والا دنیا کا پانچواں بڑا ملک بھی ہے۔

اڈیشہ کیمیکل ہب بننے کا خواہاں۔ 1 ٹریلین امریکی ڈالر کی صنعت پر نگاہیں

ممبئی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ اڈیشہ خود کو معدنیات سے چلنے والی معیشت سے کیمیکل سے چلنے والے صنعتی مرکز میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، وزیر اعلیٰ موہن چرن ماجھی نے کہا کہ ریاست 2040 تک 1 ٹریلین امریکی ڈالر کی کیمیائی صنعت کی تعمیر کے ہندوستان کے دوڑ میں بڑے پیمانے پر تعاون کرنے کے لیے تیار ہے۔ جمعرات کو ممبئی میں انڈیا کیم 2026 کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے، ماجھی نے کہا کہ اڈیشہ اسٹیل، ایلومینیم اور معدنیات پر مبنی صنعتوں میں اپنی قائم کردہ طاقت پر استوار کرتے ہوئے کیمیکلز اور پیٹرو کیمیکلز کی صنعتوں کو بڑھانا چاہتا ہے۔" اڈیشہ 2040 تک ایک ٹریلین ڈالر کی کیمیکل انڈسٹری کے ہندوستان کے وژن کو پورا کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر تعاون کرنے کے لیے تیار ہے۔ ہمارا مقصد اڈیشہ کو معدنیات سے چلنے والی معیشت سے کیمیکل سے چلنے والی صنعتی معیشت میں تبدیل کرنا ہے۔ ماجھی نے کہا کہ ریاست کی معدنی اور دھاتوں کی صنعتوں نے کیمیکلز، صنعتی گیسوں، حیاتیوں اور پانی کو صاف کرنے والے کیمیکلز کی مانگ پیدا کی ہے، جس سے اس شعبے میں مزید ترقی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے گوپال پور میں گرین ہائیڈروجن اور گرین امونیا میں تیار کیے جانے والے پروجیکٹوں پر روشنی ڈالی۔

بھارت اور پولینڈ کے تعلقات میں نئے دور کا آغاز

نئی دہلی۔ 22/اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت اور پولینڈ کے درمیان تعلقات ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں، جہاں دونوں ممالک تجارت، دفاع، جدید ٹیکنالوجی اور اقتصادی تعاون کو مزید وسعت دینے کے امکانات تلاش کر رہے ہیں۔ یورپ میں پولینڈ کی بڑھتی ہوئی اقتصادی اہمیت اور عالمی سطح پر بھارت کے ابھرتے ہوئے کردار نے اس شراکت داری کو نئی اہمیت دی ہے۔ بھارت اور پولینڈ کے سفارتی تعلقات سات دہائیوں سے زیادہ پرانے ہیں۔ اگست 2024 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے تاریخی دورۂ وارسا کے دوران دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی سطح تک بلند کیا تھا۔ یہ گزشتہ 45 برسوں میں کسی بھارتی وزیر اعظم کا پولینڈ کا پہلا دورہ تھا۔ پولینڈ وسطی اور مشرقی یورپ کی اہم معیشتوں میں شمار ہوتا ہے اور یورپی یونین کی منڈیوں تک رسائی کے لیے بھارت کا ایک اہم شراکت دار بن سکتا ہے۔ دوسری جانب بھارت کی بڑی صارف منڈی، تیزی سے ترقی کرتی صنعتی صلاحیت اور ٹیکنالوجی کا شعبہ پولینڈ کی کمپنیوں کے لیے نئے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ دفاعی تعاون دونوں ممالک کے تعلقات کا ایک اہم شعبہ بن سکتا ہے۔ پولینڈ یورپ میں دفاعی صلاحیتوں کو جدید بنانے کے لیے سرمایہ کاری کر رہا ہے، جبکہ بھارت دفاعی پیداوار میں خود کفالت اور برآمدات بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے۔ اس صورتحال میں مشترکہ پیداوار، ٹیکنالوجی کے تبادلے اور صنعتی تعاون کے امکانات موجود ہیں۔ انٹرمیشن ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، صاف توانائی، ٹیلی کمیونیکیشنز اور تحقیق کے شعبوں میں بھی دونوں ممالک کے درمیان تعاون بڑھانے کی گنجائش ہے۔ بھارت اور پولینڈ کے درمیان مضبوط تعلقات یورپی یونین کے ساتھ بھارت کی وسیع تر اقتصادی شراکت داری کو بھی تقویت دے سکتے ہیں۔ خاص طور پر تجارت، سرمایہ کاری اور سپلائی چین کے تنوع میں پولینڈ ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی حالات میں نئی دہلی اور وارسا کے مفادات کئی شعبوں میں ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔ بھارت اور پولینڈ کی شراکت داری مستقبل میں دونوں ممالک کے لیے اقتصادی ترقی، تکنیکی جدت اور دفاعی تعاون کے نئے مواقع پیدا کر سکتی ہے۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu